

P 1354

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام
 على سيد المرسلين محمد المصطفى وآله الطاهرين و
 اصحابه الكرامين خلفائه المنتجبين واصيابه الصالحين

مثنوی

موسوم

الموسوم بانه العشق

مُصَنَّفٌ

مزرانا صری بیگ ولد منشی مزارا سعادت علی بیگ غفر الله و ذریعته

انسپکٹر پولیس ضلع سرکار عالی وظیفہ یاجسن خدمت

مطبوعتہ خمس المطابع مشین پرنٹنگ شاهی روڈ حیدرآباد دکن

التماس ضروری

اس عاصی سچپان نے اولاً حال سیلا و شریف بعد کیفیت حراج شریف آنحضرت کے لئے مساجد
 وقفہ و مسجد و نظم زبان اردو و تحریر کیا و دونوں کی نظم رنگین و نشرو نشین خصوصاً معراج شریف کی اور
 تفسیریں سندس فارسی کو کیا عجب ہے کہ عاشقانِ رسول مقبولینہ و قبول فرمائین میں بعد تثنوی
 اس بے بضاعتی تصنیف کر کے وہیں عدم لیاقت کا اثر ان کیا ہے و بیان مانہ حال استعارہ و تشبیہ
 یا ایسے الفاظ لہ لہ لغت کے غلبہ سبکین ترک کر دیے گئے ہیں ارادہ بہرہ تھا کہ سیلا و معراج شریفین کی
 ایک جلد اور دوسری جلد میں تثنوی شریف کی ایک ہزار طبع کر کے راہِ خدا میں صرف کئے جائیں مگر جو
 کئی ماہوار طیفہ پور تہرہ کا اسی خیال سے ہوم آفس و مجلس عدالت عالیہ میں کس نے یہی کی نہ جو نہیں
 جو منظور ہو کر کہ بار سفارشین فرمائی گئیں مگر شوم قسم نے کرایہ سواری آمد و رفت کا با اور سر پر والا
 الحال فریضہ قرض حسنہ پانچ جلد تثنوی کے طبع کرانے گئے ہیں اور صاف نویسی بھی خوش خطی سے ہوئی ہے
 قریب مبلغ دہا ہ کے کل صرف ہوئیں اور قیمت بے جلد کی دسہ، جلد کی دسہ، اسٹیل کی کئی ہے
 کہ جتدہ سنا فہ اس سے حاصل ہوا امر اعظام و جاگیر دار صاحبان و بی لاضت نام و عہد داران لہ تھا
 جتدہ زیادہ عطا و زریکیشن اعانت فرمائینگا اور سیقدہ سیلا و معراج شریف کی جلدیں طبع کر کے اسکی
 قیمت کی کل رقم زریہ عالیجا بنو اب نطامت جنگ بہاؤ و کارخانہ مدینہ طیبہ متورہ میں
 بطور اعانت بھیجی جائیگی خریدار صاحبان تثنوی تھوڑے صرف سے عطا فرمایا ان کمیشن توجہ بہت
 اجر و ثواب حاصل فرما سکتے ہیں اور کوئی صاحب قیمت کم بھی دین اور محض لاکھ پراکتفا فرمائیں
 اس میں بھی برائے غدہ نہیں ہے کہ بندہ نے نفع ذاتی کیلئے تصنیف و محنت نہیں کی ہے لہذا جتدہ
 جتدہ روپیہ جمع ہوگا اور سیقدہ سیلا و معراج شریف طبع ہونگے اور جو رقم اس سے بیٹے گی اوتنی ہی
 ارسال ہوگی اجر و ثواب علی اللہ

العبد المذنب

حاجی مرزا ناصر علی بیگ انسپکٹر پولیس اضلاع و طیفہ یاب حسن خد

فہرست ابواب مثنوی

| نمبر صفحہ | در حال | آ | نمبر صفحہ | در حال | نمبر صفحہ |
|-----------|-----------------|----|-----------|------------------------------|-----------|
| ۳۹ تا ۴۱ | حضرت یونسؑ | ۱۸ | ۲۰۲ | حدیث بار تعالیٰ | ۱ |
| ۴۲ تا ۴۵ | حضرت داؤدؑ | ۱۹ | ۲ | نعت آنحضرتؐ | ۲ |
| ۴۶ | حضرت سلیمانؑ | ۲۰ | ۵ | معراج شریف | ۳ |
| ۴۷ و ۴۸ | حضرت یحییٰؑ | ۲۱ | ۶ | منقبت حضرت علیؑ | ۴ |
| ۴۹ و ۵۰ | حضرت عیسیٰؑ | ۲۲ | ۷ | منقبت اصحابؓ | ۵ |
| ۵۱ | فاطمہ زہراؑ | ۲۳ | ۱۰ تا ۱۰ | ماج تاجدار و کن | ۶ |
| ۵۲ | حسن مجتبیٰؑ | ۲۴ | ۱۱ و ۱۲ | شرف نامہ ہذا | ۷ |
| ۵۳ و ۵۴ | امام حسینؑ | ۲۵ | ۱۳ و ۱۴ | حضرت آدمؑ | ۸ |
| ۵۵ و ۵۶ | علی ابن الحسینؑ | ۲۶ | ۱۵ و ۱۶ | حضرت ادریسؑ | ۹ |
| ۵۷ تا ۵۹ | محمد باقرؑ | ۲۷ | ۱۷ | حضرت نوحؑ | ۱۰ |
| ۶۰ و ۶۱ | جعفر صادقؑ | ۲۸ | ۱۸ تا ۲۱ | حضرت ابراہیم و اسمعیلؑ | ۱۱ |
| ۶۲ و ۶۳ | موسیٰ کاظمؑ | ۲۹ | ۲۵ تا ۲۸ | حضرت یعقوب یوسفؑ | ۱۲ |
| ۶۴ و ۶۵ | علی موسیٰ رضاؑ | ۳۰ | ۲۹ و ۳۰ | حضرت حسین و علی آلبرؑ | ۱۳ |
| ۶۶ و ۶۷ | فاطمہ زہراؑ | ۳۱ | ۳۱ و ۳۲ | حضرت شعیبؑ | ۱۴ |
| ۶۸ | محمد باقرؑ | ۳۲ | ۳۳ | حضرت موسیٰؑ | ۱۵ |
| ۶۹ و ۷۰ | عسلی نقیؑ | ۳۳ | ۳۴ | ملقات حضرت موسیٰ و حضرت خضرؑ | ۱۶ |
| ۷۱ | حسن عسکریؑ | ۳۴ | ۳۵ تا ۳۸ | حضرت ایوبؑ | ۱۷ |

| نمبر صفحہ | درجہ | نمبر شمار | نمبر صفحہ | درجہ | نمبر شمار |
|------------|-----------------|-----------|-----------|----------------|-----------|
| ۸۸ | غیبت و عیب جوئی | ۴۶ | ۷۲ | امام آخر | ۳۵ |
| ۹۲ تا ۸۹ | موت | ۴۷ | ۷۳ و ۷۴ | فرائض | ۳۶ |
| ۹۴ و ۹۳ | مخبر | ۴۸ | ۷۵ و ۷۶ | شکر نعمت | ۳۷ |
| ۱۰۰ تا ۹۵ | سفر مصنف | ۴۹ | ۷۷ | سجادت و بخل | ۳۸ |
| ۱۰۱ | واقف راہ | ۵۰ | ۷۸ | صدق و کذب | ۳۹ |
| ۱۰۲ و ۱۰۳ | پسر مصنف | ۵۱ | ۷۹ و ۸۰ | تواضع و خلق | ۴۰ |
| ۱۰۴ | اوتادان مصنف | ۵۲ | ۸۱ و ۸۲ | اہل جہان | ۴۱ |
| ۱۰۵ تا ۱۰۷ | حال مصنف | ۵۳ | ۸۳ | گنہگار و خموشی | ۴۲ |
| ۱۰۸ و ۱۰۹ | دعاے مصنف | ۵۴ | ۸۴ | عبادت ریا | ۴۳ |
| ۱۱۰ | خاتمہ | ۵۵ | ۸۵ و ۸۶ | اطاعت والدین | ۴۴ |
| ۱۱۱ و ۱۱۲ | قطبہ تواریخ | ۵۶ | ۸۷ | غور و وحس | ۴۵ |

أَحْمَدُ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ الْمَلْتَقِيَةُ بِصَلَاةِ وَاللّٰهُ

عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَالْطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِ الْكَرْبَلَاءِ

وَأَوْلِيَّائِهِمُ الصَّادِقِينَ وَخُلَفَاءِهِمُ الْمُنْتَجِبِينَ



مُصَنَّفَةٌ
مِرْزَا نَاصِرِ عَلِيِّ بِيگِ وَ لَدُنْشِیْ مِرْزَا سَعَادِ عَلِیْبِگِ

اینکے پوپس اضلاع سرکار عالی وظیفہ یاب حسن خدمت
(مطبوعہ شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ چنڈا آباد کن)

تفصیح
۱۱۵

تیسرا

۲۱۲/۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
پسکتین
در حمد باری تعالی

کافریدہ دانش اوداک را
برنود ہشتند اسمائے صفات
ذات اواز ہر یکے معروف ہست
وصف اور اجابت اثبات نیت
بے پروہ بالہ چو در درک صفات
آب و آتش انجم و افلاک را
لطف او کیساں بچو بیش و کم
نقش نیباجی نگار و اوز خاک
از دو حرف آورده کون و مکان
دہم و اندیشہ نیابد زان نشان
وادوی از انسان شرف ہم خاک را
اندران از خود میدی روح پاک
پس کن نقش گشتی محو دید
مہر گردون گشت از فہ شرمسار
صورتے چون جوہر شکلے چون پری

حمد سجد آن خدائے پاک را
خاص نام اللہ دینی بہ ذات
زال صفت ہائیکہ او موصوف ہست
یہج و وصف او جدا از ذات نیت
کے کہم پروا ز اندر کہنہ ذات
او پدید اور و باد و خاک را
خالق خیر و شر و بحر کرم
سعل و گوہر می بر آرد اوز خاک
لے خداوند زمین و آسمان
آفریدی آسمان را آسپخان
تو بلندی دادہ افلاک را
نقش بستہ شخص آدم را ز خاک
صورتے چون آئینہ کردی پدید
در جم بستہ چنان نقش و نگار
بر نشاندی بر بساط انگری

محترم کردی چوتیرہ خاک را
 مُشتِ خاکی شد ز تو گنجِ ہنر
 از جو اہر خاک را پُر کردہ
 لعل کان را لعل را تو رنگ داد
 تو مادہ می کنی پیدا از خاک
 خلقت نوری بود جو رولک
 خلقت انسان و جن از خاک نار
 آدمی را از کرم بناختی
 شاگرمی آن یک از پیغمبری
 علم یک را دادہ یک را ہنر
 شد یک از خاک پیدا بر فلک
 کردی از صلصال یک آبخان
 شاہ یک را کردہ یک را امیر
 انتظام این جہان تو ساختی
 لشکرت نادر بود لے رب پاک
 چون کنی تو حکم لے رب جلیل
 سرکشان را می کنی پشہ ذلیل
 گاہ مردہ را دہی نطق و بیان
 گر کہ را بخت و عزت تو دہی
 گر کہ را تو کنی خوار و ذلیل
 ہر چہ کردی با کنی جلد زست

پست کردی پیش آن فلک را
 صاحب ہوش و خرد سنج و بھر
 در صدف ہا آب را در کردہ
 خاک را زردا و دوز را سنگ داد
 صورتے چون ماہ و ذلتش نیک و پاک
 جائے دادی نوریان را در فلک
 ساختی و بر زمین دادی قرار
 اشرف مخلوق اورا ساختی
 بعض را بر بعض دادی برتری
 کردہ یک را امام و را ہبر
 ہم ز الطاف تو مسجود ملک
 شد مقام او برش و لا مکان
 کردہ یک بندہ خود را فقیر
 طوق طاعت و رگلو انداختی
 آب آتش پشہ ہم باد و خاک
 میشود گلزار آتش بر خلیل
 مرغ ریزد رنگ بر اصحاب نیل
 از تن زندہ بر آری گاہ جان
 فخر شاہان است گر باشد ہری
 در جہان اورا کہس با کفیل
 نبش بردیگرے نماید درست

در نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

من شخ دانم کہنہ ذات پنجتن
 جملہ یک نوزاند از نور رسول
 اصحاب امتی لقب پیغمبر است
 نائب حق حاکم دنیا و دین
 کرد حق از نور خود پیدا و را
 شد ز نور صورتش عکسے پدید
 کل من نوری انامن نور حق
 هست ذات پاک و نور الہدی
 گر گویم صورتش بدر الدجی
 راز خالق را بود اور از دار
 نسل آدم باعث آدم بود
 فخر ابرامائیم و عیسیٰ و کلیم
 رحمت حق حجت پروردگار
 از قدمش دو جهان روشن شدہ
 دافع شر صاحب خلق عظیم
 حسب و جی رب اکبر ناطق است
 شد ز نورش خلق ماہ و آفتاب
 خالق اور افراد کمل خلق کرو
 چون بنائے چرخ وینش استوار
 می سرایم از صفات پنجتن
 جسم دیگر پیش اباب عقول
 پیشوای خلق دین را پرست
 خاتم پیغمبران و مرسلین
 داد اور ابرتری بر ما و رمی
 ہر دو گیتی را خدا از ان افرید
 مصطفیٰ خضر بود وہم را کرد شوق
 نور او شوق ز نور کس بریا
 نیست حاصل فخر بر او ماہ را
 شد از واحد و اکبر اشکار
 از اب وجد افضل و اکرم بود
 بحر عرفان خدا در یتیم
 دین حق از مقدس شد استوار
 وز نہالش این زمین گلشن شدہ
 نافع کل قاسم نار و نعیم
 کنفش پایش ز عرش شاقی است
 سرور دین شافع یوم الحساب
 در جیلان فردا جل خلق کرد
 ہر کہ سر پیچید ز روشد اہل نار

در کیفیت معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رفت بر عرش برین پیش خدا
 شد منور از زمین تا آسمان
 صحن کعبه رشک کوه طور شد
 گفت برا حمد تجمیات و درود
 هست مشتاق لغایت کردگار
 یک قدم اورا از مغرب شفق بود
 کرد در بیت المقدس از نزول
 انبیار اشد امام و پیشوا
 در دم نمود طبع طباق
 ہمیش جبرئیل تا سدره دوید
 دیدگان بایکون دکن فیکان
 قدسیان را ہم فرو مانده ساخت
 داد زینت حق شده عرش قول
 با صیب خویش خالق گفت از
 شد شریک شاه بادست وزیر
 شد قبول بارگاہ کبریا
 دیدہ از دیدار حق پر نور شد
 یک بیک از عرش بر بستر رسید
 گرم بود از قدرت حق فرش طب

بعد بخت حضرت خیر الورا
 چون شب معراج آمد در جهان
 ارض بطلمات فلک پر نور شد
 جبرئیل از آسمان آمد فرود
 عرض نمودے شبہ عالی وقار
 نام خرش او براق از برق بود
 شد سوار و رفت از مکہ رسول
 کرد دو رکعت نماز آنجا ادا
 رفت ز آنجا جانب نیلی رواق
 سیر جنت کرد و ہم دوزخ بدید
 او گذشت از این دآن لاسکان
 خرس خود چون بر فراز عرش تلخت
 عرش را از نقش نعلین رسول
 شد ز الطاف الہی سرفراز
 دعویش نمود حق باشہد و شیر
 عرض ہرچہ کرد شاہ انبیا
 سینہ اش از نور حق معمور شد
 شد خصص او پس از گفت و شنید
 او بنام آنچنان آمد شتاب

در منقبت حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام

او امام اولین مولاے ما است
 از خدا مصطفیٰ نبود جدا
 اولین شاگرد اور روح الامین
 شد نہاں در پردہ اش پروردگار
 از صفات خویش موصوفش نمود
 اسماں بردر گہش رخ سوده است
 کار دویقی از ان شد بند بست
 ہست حبش فخر راہ مستقیم
 درہ حق سعی کردہ بسد رنج
 پشت دین از تیغ و دستش گشت
 نے بود شمشیر غیر از ذوالفقار
 بادشاہ دو جہاں ہادی کل
 زیر سایہ اش ہمہ جن و ملک
 می نہد بر خاک درگاہش جہین
 طاعت خالق بود اذکار او
 حکم او محکم چو حکم کردگار
 گشت اعدائے خودش از ذوالنقا
 دستگیر بے نوا مشکلاک
 چون غلام مصطفیٰ او حیدرم

نایب احمد علی مرتضیٰ است
 نفس پیغمبر در خواندہ خدا
 شمع دنیا بلبل بستان دین
 قوت قدرت زدستش انکار
 روی خود او در بر روی او کشود
 روی حیدر روی خالق بودہ است
 بازو احمد خدا را بود دست
 شد قوی از ذات او دین تویم
 کرد جاری دین حق از دست تیغ
 از جہان شمشیر حیدر کفر کا ست
 لافتنی الاعلیٰ در روزگار -
 خاصہ حق نایب ختم رسل
 رایت او سر کشیدہ تا فلک
 سرگون باشد از ان چرخ برین
 قدرت حق شد پدید از کار او
 اوست بر تخت خلافت تاجدار
 یاور او بود ہر کہ بود یار
 مقتدا اور ہنما مشکلاک
 رحمت حق سایہ گستر بر ہم

در مدح اصحاب آنحضرت صلوات الله علیه وسلم

آنکه کردند از تپه دل زمین قبول
 تنم جش در دل خود کاشتند
 حامی پیغمبر آفر زمان
 نقد جان از طیب خاطر بافتند
 از محمد کس نشد یکدم جدا
 بردگر حاصل نموده بر تری
 شبه گه پیدا نشد در اعتقاد
 بودشان را خالق و احمد ولی
 مستحق فضل و رحمت بوده اند
 حق نموده شرح ابرو هم صواب
 جان خود دادند پیش آن ولی
 پیش حمیدر جنگ کرده داد جان
 شد ز قتلش حمیدر صفدر ملول
 پیش حمیدر کار با خیل بگرد
 بر تر و بالا بود در مشرقین
 در جهان دیده که کس این کارند
 موسم گرما خسته پر تعب
 کشت صد صدرایک از تیغ تیز
 اینچنین اصحاب نا دیده که

بختی هستند اصحاب رسول
 خاک راه مصطفی برداشتند
 نا صردین خدا بودندشان
 پاک داور را عبادت ساختند
 مال و جان دادند در راه خدا
 هر یک از صحبت پیغمبری
 پایفشردند آنها در جهاد
 سر نه پیچیدند از حکم نبی
 تابع قرآن و عمرت بوده اند
 مدح آنها هست در اتم الکتاب
 بعد آن بودند اصحاب علی
 چون اویس قرنی جنت مکان
 او کرم بود در چشم رسول
 مالک اشتر و لاور بود مرد
 از همه ما کار اصحاب حسین
 جنگ هفتاد و دو تن با سی هزار
 فداکش بودند جلدت شد لب
 تا قیامت یاد ماند این ستیز
 مدح آنها کرد پیغمبر بے

در مدح خسرو کن تاجدار حیدر آباد ظل سبحانی علیه السلام

ساقیایک جام می ایندم بیار
 که باشد ظاهر و پاک و طلال
 آن جوهرین بر آرم از زبان
 گوهر اوصاف شه آرم بکف
 خسرو ملک کن ظل الله
 میر عثمان علیخان بادشاه
 مالک دیشیم و تاج خسروی
 بردن چون مهر انور تافت
 اولین سیاره آصف جاه شد
 در وسط سیارگان بود پنج
 هفتین سیاره آمد آفتاب
 شد منور از قدوش تخت گاه
 چپین دور ندیده که فلک
 ظلم و طغیان شد ز عدلش منزوی
 بنده پرورد عدل گستر ذی هنر
 شیر صید و شیر رب و شیر دل
 همسر او نیست کس اندر جهان
 عالم را او دلی نعمت بود
 ظل سبحانیت چون گیتی پناه

تا بگویم مدح شاه تاجدار
 از سرورش تا شوم رنگین مقال
 از در دیاقوت هم باشد گران
 کلک طوبی در نشان دارم بکف
 تاج و چترش همسر فرشید ماه
 صاحب تاج و نگین ملک پناه
 بازویش از قوت قدرت قوی
 رنگ گلش از وجودش یافته
 بردن روشن مثال ماه شد
 صاحبان ملک و تخت تاج و گنج
 یافت از دولت دولت آفتاب
 داد گیتی را ضیاء گیتی پناه
 مدح خوان عدل شه جن و ملک
 بازمانده چرخ هم از کعب روی
 حکمران و حکم او حکم قدر
 حیرت چشم و سیرت و سیر دل
 نکته فهم و نکته سخن و نکته دان
 پرورش چون سایه قدرت بود
 سایه سلطان بود ظل الله

حق بود حاکم و هم پیر
 طاعت شہ طاعت خالق بود
 لطف او بر خلق باشد بیشتر
 خلق خالق را پناہمند بود
 خشک بنمتاں را چو سبزہ میکند
 گر گویم میسی دوراں سزد
 بر غویاں رحم دایم می کند
 بہر زرا کسیر پارس بہر مس
 جہذا شاہی کہ جو آد است دراد
 گلشن گیتی چنین نورس ندید
 تا ابد قائم بود این بارگاہ
 بیگان را شہ حایت میکند
 انتظام ملک و ملت بد فراب
 زینت و آرایش ملک و سپاہ
 دین و ملت را پناہ دادہ است
 در مجالس جلوہ فرمایند
 گویند و شیریکجا خوردہ آب
 صاحب تاج و لواحت و نگین
 شہر شد آراستہ از بذل شاہ
 یافت سر سبزی زمین از گام شاہ
 فتنہ در خواہست و عدش ہوشیار

بعد آن باشد اولی الامر زملان
 حق بود رزاق و این رازق بود
 جیب ہا گشتہ پُر از بعل و گہر
 ہر کس ز حاشش شرمندہ بود
 رزق خود ہر کس ز خویش میوزد
 مردہ دل را در حے زندہ کند
 از کرم عفو جبر ایم می کند
 نیست کس را در مقابل بیچ مس
 میکند غمگین دلان را شاد شاد
 این کرم از باد شاہان کس نیدہ
 نام روشن شد ز ماہی تا بہاہ
 بار عایا صدر عایت میکند
 روشن و آباد شد زین آفتاب
 نے فلک دیدہ بچشم مہر و ماہ
 ہر یکے را دستگاہ دادہ است
 در محافل زینت افزا میشود
 شد بنا کہ جو راز عدش فراب
 بہن تر خویش ز پہناک زمین
 گشت گیتی جنت از گیتی پناہ
 باد تار و ز قیامت نام شاہ
 ظلم و ظالم کرد از ملکش فرار

هست دست عدل او چند اوزار
 ملک را شد ز عدش بند و بست
 صاحب تخت و کلاه و تیغ زن
 هست برش در دل هر چنان
 در مقابل آسان آید اگر
 دست ابرو تیغ او غار زنگاف
 میدهد در جنگ دشمن لشکرت
 در مقابل که بیاید پهلوان
 عذر گرد دشمن بیار و پیش شاه
 گر بر آرد از یئ پیکار دست
 هر که آرد جرم خود را اعتراض
 سر کند چون شاه مایه و تنگ
 تو پیکشاید دهن چون تو جنگ
 فتح باشد و سبدم در کار او
 تاج شاهی بر سرش زمینده باد
 بر خصمش زحل باشد مدام
 کوکب اقبال او رخشده باد
 باد و ایم بر سرش لطف خدا
 دولت و اقبال فرزند شاه
 همت آنها بود اسکندری
 عمر هر یک یکصد و سی سال باد

آسان از گردش خود ماند باز
 چون فلک بر دشمن خود چیره دست
 زورمندان را بود پنج شکن
 نرم گشته گردن گردن کشان
 نه شود سر بر شود کوزه کمر
 زیر ساز و خصم خود را در مصاف
 میشود یک دست رستم پائے تخت
 تیغ شبه بر دسر گردن کشان
 میکند مقبول از رحمت بنگاه
 چرخ گردان را دهد در شکست
 میکند از رحم بے پایان معاف
 عرصه مستی شود بر خصم تنگ
 دشمنانش را خورده چون تنگ
 تا بدور مه بود سر کار او
 تا ابد نام و نشان پاینده باد
 مشتری در زیر حکمش باورام
 ملک او زیر نگین پاینده باد
 عمر خضر و جاه جم گردد عطا
 حکم و ارفع کند فضل الله
 هر یک فیاض و دانا هم جوی
 در جهان باشند آن آباد شاد

در نشر این نامه

| | |
|--|---|
| <p>مرحباے عندلیب خوش بیان مرحباے مخبر آرام جان مرحباے قاصد شیرین زبان از سخنهایش بگو شمیم از گو جانم افتاد است در رنج و تب می تپد جانم چو طایر در قفس وصل گر خواهی شبی وقت بنال بچو آنها هر دوی فریاد کن از شراب عشق خود منت برم حال درو عاشقان بگناشتم کلک من گویا شود ز الهام حق می شود شیرین زبان از نام حق هست هادی از بر آسمان هست در احکام و حال راستان انبیا را کرده ام مدت گری گفته ام ارواح آنها را درود صفی کاغذ سواد امین است آمده از عرش بالائے زمین بشنود بر خوان و از بر کن تمام</p> | <p>مرحباے بلبل باغ جان مرحباے طوطی شکر نشان مرحباے پیک فرخنده نشان قصه عشقم ز جانان باز گو - می تپم در هجر جانان روز و شب از تب و غم میکند تنگی نفس کرد الهامم بدل آن بمیشال قصه های عاشقان را یاد کن گرد بد ساقی با جسام از کرم چون خیال عشق در سرداشتم نامه ام نامی شود از نام حق دل شود مسرور از پیغام حق نامه ام بر نامه هاد ارد شرف نیست این منظره نقل و داستا ساختم هر جا نصیحت گستری از پی خوشنودی رب و دود زین کلام روشم دل روشن است تا شنیده نظم من روح الایس اگر خیالت با خدا باشد مدام</p> |
|--|---|

که تو غل در غول گویی نه بود
 صرف کردم عمر در مدح و شناسنا
 مرگ گونے مصطفیٰ من بوده ام
 حال مولود نبی کردم رتسم
 ختم کرده مدح شاه انبیا
 بخت من در طبع آن یاری نکرد
 از برایم نیست کس اندر من
 می برارم این سخنها از زبان
 کم شود از این جهان چون نام من
 نه کسے مانده نه من مانم مدام
 می شوم یک روز من بسته دهن
 بر سر من پیک حق خواهد رسید
 در کفن پوشیده رو خواهم بگور
 در لحد باشم ز تو امید دار
 من بگور و پیش تو باش سخن
 هر چه خواهی کن که من مجبور ام
 در کلامم که بود سهو و خطا
 گر ترا منظوم ام آید پسند
 از تو دارم چشم آندم لے فلان
 سورہ توحید توده سه مرا
 میکند این عوض ناصر کعبیب

غیر ز صحت اندر دل دیدم نه بود
 هم نوشتم حال شاه کربلا
 جبهه خود بر آستانش سوده ام
 پس پی معراج بگرفتم قلم
 بردمش در روضه شاه هدا
 از برایش کس مددگاری نکرد
 طبع سازد تا کلام بعد من
 تا کنم بهر عزیزان ار مغان
 زنده باد از این سخن ایام من
 نام هر کس هست باقی از کلام
 بر نیاید از زبانم یک سخن
 گور تیره در بر من خواهد کشید
 این تم باشد خوراک کرم و مور
 فاشه خوانی شوم من رنگار
 لب کشایا باش تو بسته دهن
 چشم و لب بسته نهان در گور ام
 غفوکن انرا تو از بهر خدا
 از دعا کن شاد و چشم لب بسته
 از برایم سورہ الحمد خوان
 من برایت میکنم از حق مدعا
 فاشه خواں بر من سکین غیب

در حال حضرت آدم و علی ابن ابی طالب علیہما السلام

ترک اولیٰ کرد و آمد بر زمین
 ہر بان کس را مجال خود ندید
 روز جنت بر زمین کن تو قرار
 بر زمین او آمدہ تنہا بزیست
 لعل لب نا آشائے خندہ بود
 نے رفیقش بودے کس رہبرے
 ہجو آدم او تن تنہا بزیست
 آن طرف آدم گریاں میدید
 گریہ میکرد آدم صبح و شام
 خوشین از زیستن بزار شد
 خاک آلودہ سریر پاک بود
 سرنہ بالا کرد و انگندہ پیش
 طایران از نالہ اش نالان شدند
 بر ہوا مرغان و موراندر زمین
 باہم این گفتند آن تو بکنان
 الحذر خلاق عالم الحذر
 جوئے اشک از چشمہائش شدند
 لطف شیرینش بہرے طایران
 کہ نخوردم آب شیریں بچنین

ہست حال حضرت آدم چنین
 اہبطو منها چون حکم رب رسید
 گفت جبرئیل میں کے نامدار
 از ذامت سرنگوں کرد و گریست
 از خجالت سر بزیر انگندہ بود
 رفت تو اہم بہت دیگرے
 روز و شب در یاد آدم میگرفت
 این طرف تو ایادش می شنید
 در فراق جنت و تو امدام
 غم بے خورد و نحیف و زار شد
 او فتادہ بر خس و خاشاک بود
 شریگیں و منفعل از جرم خویش
 و حشیان از گریہ اش حیران شدند
 ہر کیے از گریہ اش اندوگین
 گریہ آدم بیدہ و حشیان
 الحذر از جرم آدم الحذر
 خاک بر سر کرد گریہ آنچنان
 آب چشم او خوردے طایران
 ہر کیے از دیگرے میگفت این

شد خبل آدم ز طعن خاکیان
 از خدا بنود عرض و التجبا
 آخذ این طمن مرغ و مورست
 نیش طمن و حشیان تا که فورم
 سیدالطفی بکن خسته تنم
 خاکیان هم طمن بر سن میزند
 عفو فرما جرم من رب غفور
 سایه لطف تو باشد بر سرم
 شد دعا مقبول و حکم رونود
 غم خور از گفتگو طایران
 از ندامت گریه گریه کند
 اشک نامدم بهتر از قند و شکر
 توبه ات مقبول باشد شاد باش
 از پیام حق دلش مسرور شد
 شد طاقی حضرت حوا از و
 حال کی گفتم تو دانستی دلا
 ترک اولی بود عصیانش نبود
 سهو کرد و این مصیبت با بدید
 تا بسی صد سال مانده دل طول
 دست بر سر زن ز حال زار او
 یکدی می عصیان خود را یاد کن

کرد از سوز جگر آه و فغان
 طعن افلاکیا بس بد مرا
 نیست شیرین آب چشم تو هست
 ریخ طمن طایران تا که برم
 بنده بیچاره غمگین منم
 تا بکج یارب بود این رشخند
 شد سزا کانی بیادش تصور
 هست ذاتت بحر ذکار کرم
 ادا این بهر تنبیه تو بود
 از کلام شان مکن آه و فغان
 آب شور چشم او شیرین بود
 هست پیش ما به از لعل و گهر
 از غم و درد و الم آزاد باش
 ریخ از لطف الهی دور شد
 خلقت عالم بشد پیدا از و
 بود آدم صدر عالم مقتدا
 تر ز لوت جرم دامنش نبود
 از خطای خویشین هوشش پرید
 گریه و توبه شده انگه قبول
 دیده کن مناک از اذکار او
 توبه کن از خود خدا را شاو کن

رجال ادریس علی نبیها السلام

رفت در جنت بحکم کبریا
 شخصت از محف بر او نزول
 تو مرا بر آسمان براسه انجی
 گلشن جنت کنم نظاره من
 تو بهر همراه خود ادریس را
 حضرت ادریس را بر آسمان
 ذائقه از موت میخواهم چشید
 قبض کرد و باز جوش را دمید
 دید جلد دوزخ و نامر جسم
 گلشن فردوس و انهارش بید
 کاخهایش بر همه از نعمت است
 خیره میگردد ز حسن شان نظر
 صاف و پاکیزه معطر هر شمر
 فرش آن استبرق و دیبا بود
 حوض کوش جوش میزد یکطرف
 هست تجوی تحت الانهار بس
 جلد سامان و اساسش دلپذیر
 حور و غلمان هر طرف جلوه کنان
 در هوایش باخته ادریس جان

حضرت ادریس بود از انبیاء
 هر دعائش میشد و از حق قبول
 گفت عزرائیل را چون نبی
 اگر رسم بر آسمان یکبار ه من
 شد به عزرائیل حکم کبریا
 برد او از حکم خلاق جهان
 گفت عزرائیل را چون آن سید
 روح عزرائیل از جیش کشید
 کرد سیرت افلاک در جسم
 بعد از آن ادریس در جنت رسید
 گلشن جنت بنائے قدر است
 حوریان در غنچه هایش جلوه گر
 نهر جاری بزیر هر شجر
 تخت عاج و سیم و زر هر جا بود
 حور و غلمان ایستاده صف بعف
 پرتر اشجار که دیده ز کس
 نعمت او هست چون ملک کبیر
 از جوا هر شد بنائے هر مکان
 کرد چون گلگشت در باغ جهان

بوئے گلشن در مشام او رسید
 دید چون ادبیس سامان رون
 وحی شد از در گہد رتب العلی
 در مقام خویشتن زینجا بشو
 دوست را باید کہ شنود حکم دوست
 حکم محکم چون ساعت کرد او
 التجا بنمود با صد عزیز و ناز
 من چشمیدم مرگ اویدم ہمیم
 گر مرا تو جاد ہی در باغ نغز
 دوست را ند کہ ز منزل دوست
 از در رحمت ندا آمد باو
 شد ز خدمت در جهان او بر بند
 لے دل من طاعت حق کن ام
 بار ما تو کردہ جرم و قصور
 دامن غافل تویی از یاد حق
 گر بدل داری ز جنت آرزو
 باغ اور اک صفت را گل بشو
 ناصر ابر حال خود گر یہ بکن
 چون شوی تو داخل نار سقر
 اشک نجلت ریز از چہمانش
 شب چو بلبل آہ آتشاک کن

ہر گل گلزار جنت را شمسید
 کرد تکیہ و نشد ز انجا بر دن
 کرد سیر خلد حالا زان بر آ
 ہست جائے تو زمین آسجا برو
 گز نشنود حیف از شایان اوست
 ہمچنین از حق ننودہ گفت گو
 من نہ خواہم دوریت ابے نیاز
 می شوم در جنت الماوا مقیم
 ہست احسان بر من شوریدہ مغز
 تو بکن انصاف با من منصف
 باش اینجاے نبی نیک خو
 تہ بساز دلد با آن ار جمند
 تا شود در جنت الماوا مقام
 کے عطا کرد ترا حور و قصور
 چون شود فردوس را تو مستحق
 راہ یاد خالق اکبر ہو
 عشق ذات پاک را بل بشو
 ہست جائے تو جہنم بے سخن
 کو مغیبت باشد و این المضر
 قیتمش از لعل دگو ہست پیش
 صبح ہو گل گریاں چاک کن

در حال شیخ الانبیا حضرت نوح علی نبیائہم السلام

کردگر یہ نوح شیخ الانبیا
 غرق چوں اہل جهان جلا شدند
 گفت شیطان لے بیج کبریا
 فراغم کردی مرا از کار آن
 طمن چون بنمود شیطان لعین
 اوز نفس خود بلاست باکشید
 گفتگو چون کرد شیطان مرید
 شد پشیمان از دعائے خویش
 روز و شب از خوف حق نالاں بے
 گریہ اش سوہان قلب و روح شد
 پنجصد سالش بگریہ سرشده
 ترک اولی او نکرده نے گناہ
 فکر کن لے دل بجال انبیا
 ابرگریہ بر گنہ کاری ما
 گر بلا با بر سر ما حق نہد
 بار عصیاں بر سرت برداشتی
 موت بر سرہست استغفار کن
 روز و شب در یاد حق دیوانہ باش
 چون شوی غافل تو از ذکر الہ

دایما از خوف قہر کبریا
 از دعا خویش تن شد درو مند
 امتت شد غرق دریاے بلا
 من شدم مشکور احسانت بجان
 شد ز کردار خودش اندوگین
 از دعا بدندامت باکشید
 ہوش شیخ الانبیا از سر پرید
 ہم ز خوف کبریا لرزان بدن
 ترز اشک چشم ادوامان بد
 ہم ز فرط نور نامش نوح شد
 در ہمیں غم عمر او آفرشده
 از دعا خویش تن می کرد آہ
 گشتی غافل ز ذکر کبریا
 برق خند برسیہ کاری ما
 ہست شایان قہر بر ما گرفت
 تخم بد در کشت دنیا کاشتی
 یک نظر بر منزل دشوار کن
 سوختہ و عشق چون پروانہ باش
 بار عصیان بر سرت عمت تباہ

در حال حضرت ابراهیم و اسمعیل و علی بن ابی طالب علیهم السلام

انبیاء را دمی از اقسام اند
 جبرئیل آمد بکس پیغام داد
 بر کسے حکے رسیدہ در قیام
 پیش ابراهیم آمد جبرئیل
 کہ فرستادہ خدا پیش پیام
 کہ نہ آمد کس ز حق پیش خلیل
 دید ابراهیم یک شب در منام
 ذبح میسازد پسر را خود بدست
 حال رویا از ذبح افتد گفت
 از بر آذخ تو ای گلهزار
 همچنین است ای پسر حکم خدا
 از بر آذخ من چون حکم اوست
 گر خدا خواهد ہی یا بی مرا
 خود پییر ابن پیغیر جو اوست
 چارہ سالہ سنش بود آرزمان
 شد جو بر حکم خدا رضی پسر
 گفت ابراهیم این از ہجرا
 دوستی در دوختے خواندہ مرا
 ہم بہ پورم او بدیوت خواست

از برے شان ہمہ احکام اند
 حق بکس از سمت خود الہام داد
 حکم خالق شد کہتے را در منام
 گاہ از حکم خداوند لیل
 کہ نمودہ حکم او را در منام
 ہمیش کردہ خودش رب جلیل
 ذبح پوش را خدا دادہ پیام
 زیر کار د خلق اسمعیل است
 پیش فرزند خویش این در سبقت
 ہست حکم حکم پروردگار
 گفت اسمعیل در پاسخ و را
 تو بجا آور بجان فرمان دوست
 صابر و شاکر حکم کبریا
 شد بدل رضی و خوش بر حکم دوست
 گشت بر فرمان حق را رضی بجان
 ذبح را تیار شد نیکو پدر
 کرد پوشیدہ از او آل ماجرا
 میروم بر حکم بے چون و چرا
 ساز و سامانش بے راست است

محسن او بہت وہم خیلے نکو
 این پسر با من بد عوت می رود
 غسل ده اور آب چشمہ نزش
 ہا جرا از راز چون آگہ نبود
 بود اسمعیل خیلے در شگفت
 غسل داده پور را در کبر شید
 پس بر پوشانید اورا ہا جرہ
 چشم بوسیدہ و سرمہ ہم کشید
 بوسہ داد و گفت خوشتر دے تو
 آمدہ بوسے معطر در دماغ
 لیک باومی رسد بوسے دگر
 دست اسمعیل را ہا جرہ گرفت
 پور آمد بر پد کردہ سلام
 دید با پیش بردش گشتہ اثر
 گفت او از ہا جرہ لے نیک
 چون شنید این حکم ابر الہیم او
 نام کار و چون خلیل اللہ گرفت
 دست و پا بیکار شد ترسید او
 کار دہم ریمان اور دو گفت
 داعی پورم کجا بود است و کیت
 از فراق پور قلبم بے قرار

دعوتش باشد ز بہرہم آبرو
 ہمہ ہم ہمان خویش می شود
 بالباس فاخرہ سرمہ کش
 با خوشی تعمیل حکمش او نمود
 سر آن از نام خود او ہم نہ گفت
 ہم ز روش لذتے درون کشید
 صاف و پاکیزہ لباس فاخرہ
 در بغل اورا آب چشمہ نم کشید
 در مشام میرسد خوشبوے تو
 می شود دل ہم زرتہ باغ باغ
 ہمت آں بو فراق تے لے پسر
 پیش ابر الہیم با پورش برفت
 با ادب نشست پیش باب نام
 او بجزت کرد بر روش نظر
 کار دیک ریمان ہم دہ بن
 زرد چہرہ سرودند از ہم او
 ہا جرہ بیہوش شد از خود برفت
 خوف طاری گشتہ می لرزید او
 لے خلیل اللہ گوراز نہفت
 کار دہم ریمان از بہرہمیت
 چیت رازش لے بی کر دگار

گفت صادر حکم رب العالمین
 ونبه بگرفت و آمد جبرئیل
 چون نهاده دنبه را او زیر تیغ
 شدند از جانب رب جلیل
 چشم ابراهیم بکشاده بدید
 از رین وارسته زنده پور خویش
 جبرئیلش از رین بگذاشته
 داد جبرئیلش بشارت از صمیم
 اوست حی اوست رحمان و رحیم
 و ایما خالق بسازد ما ترید
 بود عمرش چارده سال از حسنا
 کرد نقرین چون ذبیح و هم خلیل
 بود صرف طوف کعبه ما جرا
 گفت زد ما جر که لے مرود دین
 میکند ناقی پسر را که پدر
 صد هزار ان هم چنین فرزند را
 گفت لیکن کرد از که قسار
 شد دلش پرفزون چو آمد در منا
 لرزه در جسم پسر افتاده است
 جانیه بنشسته می لرزید اد
 دنبه مذبح هم افتاده بود

و جنبه جنت بر روح الایمن
 بر گلویش کرد شمشیر خلیل
 بر گلویش شد روان آن بیدیع
 مر جاصدقت رویا لے خلیل
 قدرت خود کرد حق بر او پدید
 دنبه مذبح افتاد است پیش
 هم زبالا لے زمین برداشته
 بشنو ابراهیم با قلب سلیم
 حق فدینا ه بذبح با عظیم
 هست ذاتش اقرب از جبل لورید
 حق ذبیح الله بنخسیده خطاب
 سوئے که رفت ابلیس ذلیل
 او در آندم گفت زدو این ما جرا
 روز پیشم هستی شیطان لعین
 گر بود حکم خدا قسرا لے پسر
 میکنم بر حکم خالق من فدا
 در من امد پریشان بقرار
 پور را دیده رها شد از عنا
 دست بر کار پدر اتاده است
 دید ما در را و خوش گردید او
 سمت دیگر جبرئیل اتاده بود

از تخیر ماند ساکت با جرا
 از پس پر سید لرزاں تو چرا
 گفت در پاسخ که باجم مهربان
 گو سپندے حق فرستاد از کرا
 فوج دهنده و من رستم از ان
 از پس چون حاشش را او شلفت
 اگر نه دهنده می فرستادے خدا
 از نشان کاروش او میگرت
 هفتده روزے بمانده در جهان
 پورانی زیر کار و دیده بود
 کس نه بجز از سر با جر کشید
 ولے بر حالات لیلاے زین
 پور خود را از یر تیغ و تیر دید
 زخم دل را او بدیده میگرت
 یک شتی از روے او مبر گرفت
 پور دیگر را سقید ساختند
 بعد اکبر اصفرتش نه جگر
 زیر کار و گشت چون ابن خلیل
 پور ازنده کشته گو سپند
 گفت در دل گرتشے کنشے پیر
 زین سبب چون دروش آمدلال

بعد پیش کرد جلد ما جرا
 از نشان خلق اگر کن مرا
 بر گلویم کرد چون کار دروان
 زیر کار و من بدم لے مادرم
 بر گلویم هست از کار و نشان
 کرد از سوز جگر آهے و گفت
 فوج پورم میشدے و احسرتا
 دایماند و گین چندے بزیت
 درهیں غم رفت او سو بجان
 یافته زنده در ابشنیده بود
 از سر او نے کسے چادر کشید
 چه رسیده بر مرش در وشت کیس
 پا برهنه او سو لے میدان و دید
 لاشه اش در بر کشیده میگرت
 از مرش چادر کشیده یکت
 طوق خارا در گلو انداختند
 قتل شد از تیر بردست پدر
 دهنه آورد بهر شس جبریل
 دیده ابراهیم گشته در وند
 حق مرا میداد اجب بهر شسته
 حکم شد از بارگاه ذوالجلال

کے خلیفہ تو چراشہ دل شکست
 می شود از نسل او خیر الورا
 از پیش پورتر ابگذاشتم
 دو پسر اوراد ہم بازیب زین
 قتل خواهد شد حسن از زہر کس
 آن دگر را میکشند اہل جفا
 تا بہ روزش نباشد آب و نان
 ہیچہ سالہ جو انش یک پسر
 پورا و عابد علییل و خستہ تن
 یک بر اور زادہ عبد اللہ نام
 دلے بر حالات حسرت زلے او
 حلق بے آتش ز تیغ کین بر و
 میکشندش آن بناحقے خلیل
 آن غریبان را چو بیجان میکنند
 خیمہ ہار آن لعین آتش دہند
 بیکال را اشتقا بید او گر
 غارت اسباب و سامان میکنند
 گفت زو این ماجرا چون جبریل
 بعد از حق او نمودہ التبا
 از سوس حق گفت جبریل امین
 در جزائے پور تو آنچه عطا

در جهان کام ز اسعیل ہست
 نام پاک او محمد مصطفی
 ہم فوج اللہ نامش داشتہم
 نام اکبر راحن دیگر حسین
 میکشد اورا لعین ابن لعین
 قتل می سازند بے جرم و خطا
 کس مدد کارش نگرود در چہاں
 از فرس افتد ز نیزہ در جگر
 بے دوا بے غذا شندہن
 در برش کشتہ شود کارش تمام
 زیر خنجر چون شود ششہ گلو
 آن سر سردار دین بیدین بر و
 اہلبیتش را کنند انہا ذلیل
 جسم ہا پامال اسپان میکنند
 فرق اورا بر سر نیزہ نہند
 ذبح می سازند از تیغ و تبر
 رخت برودہ لاش عریان میکنند
 کرد بر او نوحہ و گریہ خلیل
 دوست از پور خودم دارم درا
 کے خلیفہم تو شدی بر او غین
 کردے وہ گوئد او دم زان سوا

در حال حضرت یعقوب و یوسف علی بنینا علیہم السلام

گریه یعقوب و یوسف بیشتر
گریه یعقوب ذوق حسرت حق
شد جدا چون پور میم میگرفت
دید یک شب حضرت یوسف خواب
بر زمین از آسمان آمد فرود
کرد آنگه او ز رویا باب را
یک برادر می شنید آگاه شد
سیر صحرا حیلہ انگبختند
رضعت زتن ز باب خود گرفت
انہم گشتند در صحرا و دشت
بہر قلمش چون کمر بستند آن
یک برادر شد قلمش سترہ
از پی تسکین قلمش جبریل
روز سوم کاروان آمد بچاہ
یک ولو در چاہ آن انداختند
جبریل آورد حکم کرد کار
رسیان بگرفت یوسف استوا
شد چون یوسف از چہ کنعان برون
آمده اخوان یوسف بخرید

بود لیکن حال آن باشد مگر
گشت نابینا بشوق حسرت حق
در فراش همچو شبنم میگرفت
یازده اختر و ماہ آفتاب
آنہمہ کردند یوسف را سجود
گفت اواز کس گو این خواب
دیگران را گفت و خود بد خواہ شد
ہم بہ یوسف خویش را ایمنختند
ہمہ اخوان خود یوسف برفت
پا پیادہ ادبے حیران گشت
گشت یوسف در پس یکیک ہنہا
آفرش انداختند اورا بچاہ
آمدہ از حکم دادار حلیل
تشنہ لب بودند امش آغچاہ
پر ز آب صاف اورا سافختند
زدود یوسف برد لوگرد و سوار
چون کشتیدنش بر آمد ہمدار
بر کسے از کشتیش شد سرنگون
خواستند از کاروان مالار زر

بزبان شان غلام است این
 هفتده درهم بانها او بداد
 بود یوسف بردین هر سکوت
 کاروان سالار ز انجار اهل
 کرد چون او بر رخ یوسف نگاه
 مدفن را حیل در راهش خنق
 گفت لے مادر میں حال پسر
 سودھار میں رسیدہ بر سرش
 زلزله افتاد در ارض و سما
 کاروان سالار لرزان آمدہ
 سر پائے حضرت یوسف نہاد
 کرد عرض والتجا با صد نیاز
 یوسف صدیق لب جنباں نمود
 کاروان سالار پائش را کشاد
 از سفر در مہر آمد کاروان
 شد عزیز مہر او را خواستگار
 از جو اہر پلہ سپندان پڑ
 پلہ را از سیم وزر پر ساختند
 پلہ یوسف ز بر شد از زمین
 نام آباے خودش یوسف گلشت
 پلہ یوسف بان ہم وزن شد

میگرنید چون گریزان پاست این
 پائے یوسف را بجولانہ نہاد
 تر زبان از ذکر حیحی لایوت
 بار کرد و شد روانہ قافلہ
 کاروان را زد و کرده رو براء
 از شتر افتادہ یوسف سر نہاد
 پائے در زنجیر بستہ را نگر
 خشم آگین زد و طمانچہ بر رخ
 شد اثر پیدا ز قہر کبریا
 ہوش گم کردہ پریشان آمدہ
 بر لب و پیشانیش ہم بورداد
 تو دعائے رد قہر حق باز
 قہر حق از کاروان بگشت زود
 در عمارتی جائے ادرتیب داد
 گشت شور من یوسف در جہان
 قیمتش وزن از جواہر شد قرار
 کرد و زنش شد فزون از لعل و در
 ہم ظروف مس در آن انداختند
 شد عزیز مہر خیلے دل غین
 بر سر آن پلہ سامان گذاشت
 بلکہ قدرے پلہ اش کم وزن شد

چون عزیز مصر یوسف را ببرد
 شد ز لیلجا عاشق خوش روئی او
 او ز لیلجا را عدد و پند داشته
 کرد یوسف زو چون گرفت دو بدو
 از عزیز مصر گفت که د قید
 یوسف اندر قید خانه میگردد
 پائے در زنجیر خیلے رنج برد
 او پمیر بود از بد دور بود -
 قید در زندان مانده هفت سال
 بادشاه مصر یک شب دید خواب
 یوسف صدیق را طلبید او
 کرد یوسف خواب تصریح آبیان
 انتظام قحط و شاه میش سپرد
 او عزیز مصر شد هم بادشاه
 جمع غله کرده هم اجناس را
 قحط شد در مصر مانده هفت سال
 سه کرپوه لولکها از آرد بود -
 سال دوم از جو اهر لعل و در
 سال سوم سیم و در از اهل شهر
 هم طرف و پارچه در سال چا
 سال پنجم غلن از دست هتی

خون دل از صرشتش هر کس بخورد
 و نشینش گشت هر کس خیس او
 کار او را کار بد انگاشته
 از خجالت شد ز لیلجا هم عدد
 حق بقران کرد ذکر مکر و کید
 از خدا خائف و ترس او بزیست
 تا زیان پشت او هر روز خورد
 گرچه قیدی بود و هم مجبور بود
 پا بچولانه پر از رنج و ملال
 از خیالش رفت گشته اضطراب
 خواب و هم تعبیر آن پرسید او
 بعد از تعبیر آن داده نشان
 شاه راه خویش در عزلت ببرد
 صاحب تخت و کلاه و دین پناه
 در زمان قحط و اده ناس را
 نام غله بر زبان راندن محال
 سال اول خلق قوت خود نمود
 داده و کردند از زمان بطن پر
 داده انها یافتند از غله هر
 داده بگرفتند غله بار بار
 آمده گفتند منت با نهی

لے عزیز مہر جان باخبر
 او خرید ادل کساں شہر را
 ہر کسے را او خرید و غلہ و اد
 جملہ افواش ز کنگان آمدند
 دادا جناس خورش حال نمود
 ملک بعد از قحط ہی آباد شد
 کرد از کنگان ہمد را او طلب
 آمدہ یعقوب ہم نزد پسر
 کرد و براخوان کرم عزت فرود
 یا زدہ افخوان و مام و باب بود
 گفت یعقوب بش کہ لے فرزندہ فر
 کرد یوسف کار عقبی را ہوس
 ابتدا و در شد از کار بد
 ہر کہ در عشق خدا گردد اسیر
 عاشق حق بگذرد از ماسوا
 ہر کسے را شد چہ توفیق الم
 ہیں ز چشم دل تو ذات پاک را
 قلب را از پر توش روشن بساز
 لے فوشا قلبے کہ دارد یاد حق
 سوئے دنیا لے دلم بایل مشو
 در دلم یارب غم خود بیش کن

مانمید اریم جز جان سیم و زر
 پس از آن بگرفت اہل دہرا
 کرد از او شس برومنت نہاد
 بہر غلہ آن پریشان آمدند
 از کرم پیش آمدہ مہاں نمود
 ہر کسے از عدل و دادش شاد شد
 داد آہنہا را ربائی از تعب
 شد ملاقی یوسف از مام و پدر
 رنج کردار از دل آہنہا زدود
 آہنہہ کردند یوسف را سجود
 ہست این تعبیر خواست لے نکو
 عزت و توقیر حق بخشید پس
 آخوش بر تخت شاہی تکیہ زد
 تاج و دولت او خواہد نی سریر
 پیش او یکسان بود شاہ و گدا
 یافت از عزلت گزینی عروجاہ
 او بصیرت داد مشت خاک را
 سینہ را چون دادی ایمن بساز
 میرسد ہر دم با و امداد حق
 روزہ شب از ذکر حق غافل مشو
 عاشق شید لے حسن خویش کن

در حال شهادت علی اکبر صبر امام حسین علیه السلام

قصه آم به پیش راستان
 روز عاشورا بسید ان بلا
 زین حسین ابن علی رایاس شد
 جانها ذواند انصار حسین
 خود حسین از جان خویش شست
 پیش باب آمد علی اکبر حزین
 باب از سینه در اچسپان نمود
 گفت لعن حق بریں قوم جهود
 یکشدت تو مرا تنها گذار
 گلغذارم سرد قد لے سیمبر
 جسم تو از تیرها گردد نیکار
 لاش تو برداشته می آورم
 یک مرا تو نیستی نور بصر
 ز محنت در پرورش آن برده اند
 از همه رخصت بشو جان پدر
 پیش مادر آمده از جان بیگ
 داد مادر از مرگ خود پیام
 داد از رخصتش گفته برو
 پیش زینب آمده رانده سخن

هست از هر دو عجا ئب اطفال
 کشته شد هر یک عزیز واقربا
 قتل آخو حضرت عباس شد
 در رکابش کس ز بد جز نورین
 به مردن او کمر اتنگ بست
 گفت بل من خصمی یا شاهین
 ز چنین آه که زال برخواست
 از نصار ابد تو دم از یهود
 این لعیناں را کند حق خوار
 خورده باید زخم تیغ تیز تر
 فرق تو بر نیزه می باشد اول
 پیش حق ز انها شکایت میبرم
 مام و عمه را قوی نور نظر
 این زبان از غم بیس پرده اند
 رفت در خیمه ز حکم او پسر
 گفت باجم ۱۰ رخصت بهر جنگ
 در غمش مبهوت و تیران گشام
 لے پسر به باب خود قرآن بشو
 یک و تنها بمانده باب من

نام خود را می سپارم من بتو
 بهم برادر را خدا حافظ بگفت
 پیش باب آمد و گریه کرده سلام
 چون شرم گشته از انا عالم خبر
 شد خصم در صفت همیار سید
 بود چو لاکر ز جاں خویش تنگ
 تشنه لب هم گرسنه دور و ز بود
 آغوش در حلقه کردندش بس
 زد یکی از نینره بر سینه چو ضرب
 نینزه او از جگر دو سار شد
 بر در غیمه ستاده مادران
 انهمه دیدند آنچه جنگ شد
 او صدای داد باب خویش را
 چون ندانیش یافته گوش حسین
 رفت گریاں او بنزد پویش
 خویش را بر لاشش او انداخته
 گفت تنها تو مرا بگذاشته
 ای فراق هست ناژ سوهده
 بر سپهر افتاده مادر میگوییست
 عیاش بر خاک میلان می پید
 چاک سینه شد برادر از الم

دختر حیدر توئی ای نیک خو
 او بزرگان ز اشک خویش در
 گفت ای باجم مرا باشد پیام
 زود در غیمه تولی باجم مبر
 باب میدیدش شده زونا آید
 او بی راکت خیل کرد جنگ
 قلب تفتیده جگر پر سوز بود
 بر سرش زد ضرب یک از تیغ کین
 طاقش داده جواب از ضرب
 رفت تیغش دست او بیار شد
 عمه اش استاده بود و خواهران
 از فرس افتاده حالش تنگ شد
 ای پدر در یاب این دلش را
 خاک بر سر کرد و بید شور دشین
 رهبر او سپ اکبر بود پیش
 زخم دل را دید گریه ساخته
 رخت از دار فنا برداشته
 شد زمرگ تو دلم آتشکده
 خاک بر سر کرده خواهر میگوییست
 هر زنی گریاں و حیران می پید
 عابد بیمار را دل پر ز غم

در حال حضرت شعیب و علی بن ابی طالب علیهما السلام

اگر چه در ذاتش نبود هیچ عیب
 و ز برای خلق رهبر بود او
 اگر چه سر میکرد او صبح و مسا
 گلشن دنیا چشمش خار بود
 وقت شب سرد چراغان میشد
 از خیال قهر حق دل نمی پدید
 او بری از خود و هم از ماسوا
 روز و شب میکرد یاد کردنگار
 با چو پروانه بعشقش سوخت
 چشم او شد کور و بینای برفت
 اگر چه وزاری تو می سازی چرا
 میدهم بے گریه وزاری شعیب
 جنت دما و معین بخشید مست
 هست آن بر خا مگان ما حرام
 از دل او دور در و غم نشد
 او جمال حق بدل نگر است
 داد پس او را خدا زیباش
 قلب روشن بود و آن در گوشه
 بود پیغمبر و پاک از حبس و عیب

یاد کن تو گریه حضرت شعیب
 خالصه حق هم پیمبر بود او
 خالیف و لرزا از قهر کبریا
 از تعب سبش نجیب و زار بود
 روزها گریا و نالان میشد
 با چو مرغ نیم بسمل می پدید
 خوف حق در قلب او بے انتها
 غیر حق او داشته از کس زیکار
 زخم دجان و دل بذکرش و خفته
 خوف حق در دل چنان جا گرفت
 شد باو از لطف ارشاد خدا
 خواهش فردوس گرداری شعیب
 چون هوا غلذ دار بی درشت
 خوف از دوزخ اگر داری مدام
 با هم این گریه او کم نشد
 کور شد از سطوتش بگریسته
 رفت چون دو مرتبه بینایش
 گریه کرده بار سوم کور شد
 ترک او لایم نگشته از شعیب

اے خوشا اتانکہ دریا دحق اند
 ناهرا خود راندیدی یکٹی می
 ایک سر از بار عصیاں گشتہ غم
 در چہ عالی تو نبی بینی چہ سرا
 پابشو از خواب غفلت ہوش گیر
 شمع سال دل کن بیا دحق گدا
 گر بود شوق خد اخوانی ترا
 ہر کہ خالی دست رفت دسوکھ
 میروی تو موسپید و رویاہ
 چون ز تو پرسند از جرم خطا
 جائے تو درد و رخ و نیلانی بود
 غم بخور و یاد یار خویش متن
 در دل تو ریش گرا از غم بود
 گرز خوش سو مژگان تر شود
 ایک ترغیب بسا ابلیس کرد
 تو جرایم بر جرایم میکنی
 خود امانت بر سرت برداشته
 در تغافل عمر تو بر باد شد
 چون کسے گرد و ز عصیاں سنفعل
 سنفعل باش و در استغفا کرتا
 رحمتش جویاے مستغفر بود

بر پر او جبہ سایی می کنند
 یاد خالق را نکردی ہمہ می
 از سرش در دل نداری ہیچ غم
 گریہ و توبہ بکن از خود بر آ
 پند من بشنود آنرا کن پذیر
 سوختہ خود را چو پروانہ بساز
 پیشود در مرگ آسانی ترا
 در جهان بنمود عمر خود تلف
 بر سرت برداشته بار گناہ
 چہ پیش سید ہی روز جزا
 گرضد انجشد ترا احسان بود
 کلوا و سجا کن بکار خویش تن
 یاد خالق ریش را مرہم بود
 خوش بسے زان خالق اکبر شود
 مکرو زور او موختہ تلبیس کرد
 با تقدیر ہمہ دایم میکنی
 ظلم بر خود میکنی انگاشته
 بز گناہان تو شیطان شاو شد
 رحمت حق می شود زو مشتل
 تا محیط رحمتش آید بوجش
 حیف بر عاصی چو او قاصر بود

در حال حضرت کلیم شد موسی بن عمران و علی نبیاً اشکام

موسی بن عمران کلیم افتد بود
 ان نبی دهم رسول دهم امام
 چون تنجلی بر درخت طور شد
 شد حکم حق عصایش اثر دبا
 هم زهارون پشت او مضبوط شد
 جتبه پیشمی بکسم ناتوان
 معجزات نهد با گشته عطا
 موسی از ججا تو راه مصد گیر
 من ترا سازم حفاظت کلیم
 رفت موسی حب حکم ذوالجلال
 درید بیضای او بوده عصا
 کرته نمونینه بوده در برش
 سنگی بر سر نهادے وقت خواب
 بخر سرمانے او خور بود بس
 خورد اوراق درختان بیدگر
 منزهش نے سازد سامان بیچ بود
 بر زبان نامش و درون فکر حق
 راحت دنیاے دون ز اهل شود
 هر که دار عشق حق در آب و گل

پرورش فرعون حضرت را نمود
 شد ز حق بر کوه سینا هم کلام
 دادی امین ازان پر نور شد
 هم دیدیضا بکسم کب ریا
 صافات الفاظ و زبان مراد شد
 شکل موسی بود هم شکل شبان
 حکم نافذ شد ز درگاه خدا
 کن هدایت قبطیان را دلپذیر
 تو مشو خایف ز فرعون لئیم
 بر در فرعون استاده رسال
 میشدے از معجزه آن اثر دبا
 غیر آن جامه نموده دیگر کش
 می نشسته روز زیر آفتاب
 شع را جز ماه نے کرده هوس
 بود بطن ابن عمران بنز رنگ
 نے بغیر گو سپندان بیچ بود
 نے غم و فکرے بغیر فکر حق
 عاشق حق کے با و مانل شود
 او بسا ز دوسوے خالق رسول

در حال ملاقات حضرت موسیٰ با حضرت خضر و علی بن ابی طالب علیهم السلام

خضر و الیاس اند هر دو انبیا
 روز و شب هر دو عبادت میکنند
 راند موسی در دل خود این سخن
 حکم شد از مصدر کبر و جلال
 رفت موسی پیش آن فرزند نو
 معترض گردید موسی بر خضر
 خضر اول را زد او رمی نهفت
 شبی به حیرت بموسی آن زمان
 قصه در قرآن همه مذکور هست
 من نیاروم از آن تفصیل و ابر
 من نمیدارم ز امرش خبر
 میشود حیران چو عقل انبیا
 انبیا بودند زان نا آشنا
 هوش از سر می برد از کار او
 بارها گفتم که از دنیا برا
 آنچه من گفتم ترا افسانه است
 این گلستان جهاں را دیده
 خارها افسوس تو برداشتی
 از جوایم دالب انطبار کن

آب حیوان هم با آنها شد عطا
 حسب حکم حق اطاعت میکنند
 دیگرک را نیست علی، همچو من
 رو بنزد خضر کن معلوم حال
 عهد فیما بین شد و گفت گو
 دید بعد یک چو ادیکار دیگر
 بعد از موسی قصص آن جلوه گفت
 چون شنید از خضر او را ز نهان
 جمله تفصیلش در آن مطهرت
 هست جمله آن ز را ز کردگار
 قصه طولی مشنوم مختصر
 در نیاید فهمش شان احکام
 که بیاید عقل من سرخسرا
 بنده را کافی بود اذکار او
 اول نا صرمی شنوی چرا
 تو بری در فنا دیوانه است
 یک گله هم از برایت چیده
 در ره خود یک گله نگذاشتی
 معذرت از خالق غفار کن

در حال حضرت ایوب و علی بنیائ علیهم السلام

همسرش دیگر نشد تا این زمان
 مالدار و ذی کرم ذی آبرو
 گو سپندان و شتر اسپان و خرد
 بر سرش بد سایه لطف خدا
 دل زهر امری بے فرزند داشت
 در لباس فقر شاهی می نمود
 داده ایوب را دولت عظیم
 نیست شکر شکر نعمت میکند
 هست او یک بنده مقبول ما
 هر چه باشد قصد تو با او بگو
 من بد انم شکر تو گر آن کند
 داد مرده حضرت ایوب را
 میرسد بر تو بلاتیا رباش
 حادثه یکیک شده بر او عجیب
 جلد افغان خودش را خوانده بود
 موت گسوده بر او کفید دام
 جلد فرزندان او دادند جان
 جلگی مردند اسپان و شتر
 یافت کار دولت او انصرام

صبر ایوب است مشهور جهان
 او پیمبر بود و بوده نیک خو
 سیم و زر بچید و هم سل و گهر
 داد حق دولت باو بے انتها
 غیر دختر ده دوو فرزند داشت
 روز و شب شکر الهی می نمود
 کرد روزی عرض شیطان بر حیم
 ایچند ازینو به شکر ت میکند
 حکم شد از در گنہ رب عللا
 ز آنچه مطلوب است آبد خو بگو
 گفت باش تو اگر نقصان کند
 آمده جبرئیل از پیش خدا
 لے رسول کبریا مشیار باش
 چون زمان امتحان آمد قریب
 اکبر فرزند او دعوت نمود
 چون شدند آن جمع بر خوان طحلام
 سنزش افتاد بر سر ناگهان
 رفت سیم و زر ز دستش محل و دور
 مرد دریا گو سپندانش تمام

میر سید ہر خبر چون پیش او
 نے مقام و مسکن او مانده بود
 با چنین دولت بے محتاج شد
 گاہ مانده گرسنگان بخورد
 روز افزوں شکر باومی نمود
 گفت شیطان لعین بیجیا
 حکم صادر شد بان مردودین
 جز دماغ او وہم قلبے زبان
 چون تسلط یافت شیطان لعین
 در تن ایوب پر داخت
 از جراحتش بے شدن نگا
 کرم چون در زخمهایش میش شد
 گردیدے کرم افتاده ز زیش
 جسم پاک او چو پر آزار شد
 باہمہ این شکر حق ایوب کرد
 اہل قریہ دور او را ساختند
 زد و جگان دیگر ہمہ بگذاشتند
 یک حلیمہ زوجہ اش ہمراہ بود
 از پی شوہر گدائی می نمود
 میشدے ایوب بر پتہ سوار
 دخت پور یوسف یعقوب بود

شکر ہا میکرد ایوب نکو
 نے شترنے تو سن او مانده بود
 ساز و سامانش ہمہ تاراج شد
 او بے از فقر و فاقہ رنج برد
 بر زبانش غیر آن دیگر نہ بود
 وہ تسلط لے خدا بر او مرا
 بندگان حاصل ہستند این
 من تسلط سید ہم بر جسم آن
 زخم ہا گشتہ جسم نازنین
 شصت و ستہ صد زخم ہا انداختہ
 کرم ہم پیدا شدند اربعہ ہزار
 بوئے ناخوش در دہانیش شد
 می نہادے کرم را در زخم خویش
 دست و پا از کار خود بیکار شد
 طاعت خالق بدین اسلوب کرد
 تیغ ظلم و جور آہنا آختند
 خدمتش را عار خود پنداشتند
 بر سر او سایہ افتد بود
 بہر خالق پارسائی می نمود
 بود بہر شوہر شش او را ہوار
 شوئے خود را ہمچنین خدمت نمود

شکر حق ایوب را و در زبان
 کرد او شکر خدا صبح و مسا
 ده دو سال او را برین منوال شد
 شاکتی زوجه بشد بلیس لعین
 گفت از حق صبر کردم دایما
 یک حالا طاقت صبرم نماند
 آمده جبریل پرسیده از او
 گفت بوده این همه لطف خدا
 در دمان خویش خاک انداخته
 بخش بوم من تولد داد ارکن
 بحر خالق را بود بید پسند
 چون زحق او کرد عجز و انکار
 حکم حق آورد جبریل امین
 بر زمین پازو چو از حکم تویم
 گفت او را حال و حق خدا
 غسل او نمود از زحمت برت
 از جواحت با امان او یافت
 داد جبریلش پیام کبریا
 آنچه گفته است شیطان لعین
 چون طیبه آمده پرسید زو
 گفت ایوبش که آن شوهر منم

او گذشت از خیال این دکن
 برب او ذکر خالق یاد عا
 از جواحت با دیگرگون حال شد
 خشم آگین گشت ایوب فرین
 بر سرین هر چه آمد از بلا
 نفس را هم قوت جبرم نماند
 سازد سامان صبر کی داده تو
 گفت پیک حق بود نسبت چرا
 التجا ایوب از حق ساخته
 نیست غیر تو کس فغار من
 میکند الحلاج وزاری هوشمند
 جوش زن شد رحمت پر درگاه
 پازند ایوب بر روی زمین
 شد هویدا چشمه آب عمیم
 غسل کن زین آب از زحمت برکا
 شد هوندم آن صحیح و تندرست
 صورتش چون ماه کامل تافته
 هست زوجه ات عقیقه پارسا
 هست بهتان تو کن از انقین
 شوهرم بیار بد اورفت کو
 عارضه باقی نمانده در تنم

حق تعالیٰ کر و برین رحمتے
 قصہ رحمت علیہ چون شہنفت
 از عوارض تندرستش چون پدید
 دست ہر دو در گواند افتند
 بعد فرزندان او زنده شدند
 مال و زردادہ بے اور اخدا
 در بلا ہا صبر چندان کرداد
 رو نگردانید از راه وفا
 نعمتش از سابق افزود شد
 بندہ مقبول در گاہ خدا
 از جهان بگذشت چندین سال
 صبر بہتر است در رنج و بلا
 صبر سازد در بلا ہا اگر کسے
 امتحان بگرفت تو اے کبریا
 کی تو اند شد ازین صبر ہرا
 من پیمبر نیستم نے من وہی
 نیستم من مجتہد نے فاضلم
 من کجا و امتحان تو کجا
 مشت خاک نا تو ان و جاہلم
 بندہ خاکی گنہگارم بے
 ربنا تو در گذر از کار من

دور از من شد ہمہ آن رحمتے
 شد ز الطاف الہی و شکفت
 حضرت ایوب را در بر کشید
 سخت گریہ ہر دو با ہم ساختند
 دختران با ماہ تا بندہ شدند
 دولت او گشت از سابق سوا
 فی ایش شد صبر ایوب نکو
 شکر حق بنمود او در ہر بلا
 بیش بر او رحمت معبود شد
 بود معصوم و پیمبر پارسا
 تا بایندم کس نشد اور اہمال
 صابران را حق دہد خیر الجزا
 رحم خالق ہم کند بروے بے
 از امام و انبیاء و اولیا
 غیر آل مصطفیٰ و انبیا
 نے امام کس منم نے من ولی
 من نہ عالم نے فقیہہ کا علم
 امتحانات کے زمن با شد روا
 یک کس نا دان ام لا یقلم
 نیست غفارم بغیر تو کے
 رحم کن بر حال خوار زار من

در حال حضرت یونس و علی بنیفا علیهما السلام

حضرت یونس نبی کردگار
 او هدایت کرد است را بے
 بود یک عالم و عابد دیگری
 خواهش زاهد نزل قہر بود
 آغوش بنمود یونس بد دعا
 چون نشد است زایمان بہر دور
 راز خود از عالم و عابد بگفت
 رفت زاهد ہرہ آن نیک بیچے
 ہمیش عالم ز رفت دین بگفت
 حق بود انبیکہ یونس گفتہ است
 راست آید ہر چہ حق سازد قرار
 مرد و زن ہم بچہ گان گشتہ جدا
 گر ہم سازند از حق التبا
 ذات پاکش ہست تو اور ہم
 حسب فرمانش ہمہ آن پر زغم
 جملہ مردم بر نہادہ بر زمین
 عرض کردندش کہ اے رب جلیل
 از سر کردار ما بگذر خدا
 ما ہمہ ایمان بتو آوردہ ایم

کرد دعوت خلق را لیل نہار
 جز دو کس ایمان نیاوردہ کیے
 ہست بر زاهد بعالم تبری
 عالم اور اسخ دا یم می نمود
 تار سد بر آتش قہر خدا
 داد از قہر خدا یونس خبر
 رفت در ہامون شد از استہفت
 شد نہان در کوہ صحر کرد طے
 از کان آتش راز نہفت
 حسب امر حق گہرا و سفہ است
 ہست ذات او مگر امر زگار
 عجز آوردہ بدر گاہ خدا
 میشود رد از شما ہا این بلا
 روز از وسائل خود را کریم
 مرد و زن طفلان جدا گشتہ ہم
 سخت گریہ ساختند اندو گین
 کس نباشد غیر تو ما را کفیل
 بندگان تو ہمہ ہستیم ما
 بانہی بر حققت فسران بریم

از سخا ترسان و هم زاریم ما
 رحم فرما ای خدا بے پاهل
 لے خدا تو قہر خود رد کن زما
 قدرت حق عوض انہا گوش کرد
 بہر رو قہر حکم حق رسید
 سنگ آہن شد ز باد قہر او
 روز سوم حضرت یونس رسید
 چون خیر اصلا ز بد اور ان حال
 کار بن باطل بد اند استم
 از بیرون شہر او پس رفت
 شد دلش پر غصہ و اندوہین
 رفت بر دریا کبشتی شد سوار
 ستر اہش گشت بکشاہ دہن
 کس میان ما گنہ گارے بود
 گفت یونس آن گنہ گار خدا
 مردمان گفتند تو پیغمبری
 بعد تکورات قصہ مختصر
 اہل کشتی اندران پرداختند
 بہر یونس بود حکم کردگار
 اہل کشتی ہمت خود باختند
 جب فاش کار انہا افتند

طاقت حملش نمیداریم ما
 ما پریشا نیم از قہرت کمال
 پوزشش ما کن قبول لے کبڑا
 بحر الطاف الہی جوش کرد
 باد قہرش بر سر کوہے وزید
 قہر از نہر خدا برگشت رو
 مردمان شہر را خسر مہدید
 در دل خود ہمچنین کردہ خیال
 ہم مرا کاذب بخواند اہتم
 براہ بر تو بھر پیشا خود گرفت
 از خیال خویش شد با غم قرین
 ما تہی آمد بحکم کردگار
 مردمان کردند با ہم این سخن
 حوت را با آن مردو کاے بود
 چون سم این حوت میخواہد مرا
 از ہمہ مخلوق عالم برتری
 شد بقرعہ کار یونس منحصر
 قرعہ بر نام ہمہ انداختند
 قرعہ بزناش بر آمد ہفت بار
 در پی یونس ہمہ کس تاختند
 اندران دریا درا انداختند

شور از ماهی فتاده تا سبزه
 کشتیش هم راه خود را بخاک
 جلد دور ارض ماهی کرد طے
 بر زبانش بود نام کبریا
 شد برون از حکم حی لایموت
 شد را از قید سخت کرد گار
 میشد در بطن ما همیشه قیام
 ورنه نازل میشد قهر خدا
 یوسف از زندان را باشد از دعا
 از دعا اوریس رفت در جهان
 رفت بر افلاک عیسی از دعا
 بر دوش و طیر و باد و آس جان
 استجب اقرار کرده خود خدا
 از دعا اومی کند روزی وسیع
 از دعا خرم شود محزون
 آتش از آب ما گلشن شود
 گریه و زاری کند چون مستمند
 لیک با محبت نگرود مستجاب
 می شود چند دعا لش شهیند
 صبر باید مر ترا شدت مکن
 میکند حاجت روا پروردگار

بیخ اورا کرد ماهی شد براه
 آن بتی در بطن ماهی چون رفت
 ماند چون در بطن حوت آن نیکو
 هفت روز و شب گذشت آنجا
 کرد یونس چون دعا در بطن حوت
 او نموده خویش را ظالم شمار
 گرنی خواند دعا آن نیک نام
 است یونس را شد از دعا
 از دعا آدم بشد از غم را
 رفت زهره از دعا بر آسمان
 غرق شد فرعون موسی از دعا
 از دعا گشته سلیمان حکمران
 حق بفرمود است او عوفی بما
 از دعا سازد خدا پدید رفیع
 از دعا آسان شود بر مشکله
 بحر از نارد دعا گلخن شود
 مومنی دست دعا سازد بلند
 میرسد گر چه دعا قرب حجاب
 می کند خالق صدایش را پسند
 در قبول النجا محبت مکن
 تو مشور استجابت بیقرار

در حال حضرت داؤد و علی نبینا علیہما السلام

حضرت داؤد پیغمبر کبر بود
 ساخته ز آهن زره تیار او کی
 کرد حق الحان و شمش اور اعطا
 از صدائے خوش جو میخواندے ز بلور
 آن نبی بر حق ائند بود۔
 طائرے روزے برآمد از ہوا
 از عقب حضرت پے صیدش وید
 بر کنار حوض جنت ادوریا
 بود بچہ آن حسین د پاکباز
 حضرت داؤد چون زن را بید
 مرغ دل درد ام زلفش قید شد
 ہچو بسمل دل پر پہلویش تپید
 پیش جنگی آمدہ در آن زمان
 پیش تابوت سکینہ اوریا
 حال آن تابوت این امر قہمست
 پیش رفتن را باو داؤد گفت
 اوریا ہم ہمرہ لشکر برفت
 لشکرے را ادسوسے ہامون کشید
 چون بیامد اوریا در جنگ گماہ

بر خلائق حجت رب و دود
 بیج میگردے سر بازار او
 بود انس و طیر را عشق از صدا
 جمع میشدے ز انسان و طيور
 از برائے امتحان خواہش نمود
 رفت آہستہ باغ ادوریا
 ہمرہ طایر باغچہ رسید
 بود صرف غسل باحسن و صفا
 موئے سر بودند تا پایش و راز
 شد از ان باغچہ طائر نامید
 جان حضرت بتلائے کید شد
 در رنگ جان فارشوق ادخلید
 در مقابل رفت لشکر یکران
 رفت از حکم نبی کبریا
 ہر کہ پیشش رفت از جان شومست
 راز آن از اوریا آندم نہفت
 راہ جنت از ہمو سجاہ گرفت
 در مقام جنگ از وادی رسید
 روز روشن گشت در شب شمش سیاہ

بود او خیلے دلاور ہوشمند
 ریش خود را راند سونے زرنگاہ
 داد و اجراءت و مردانگی
 دست و بازو در صف ہمایا کشا
 زخم خوردہ از خویش مقتول شد
 از زور زوجہ و دنیا در گذشت
 حق عطا فرمود اورا چند حور
 کتہ شد در جنگ چون آن نامدار
 حضرت داؤد پیغامش نمود
 بر نود نہہ زوجہ اش بود پس
 زن نمودہ این پیامش قبول
 بود آن زن متقی و پارسا
 روز یک داؤد صرف و عطا بود
 دو برادر آمدہ پیش نبی
 گفت اوداؤد را آؤی کرم
 بر نود نہہ اند پیش گو سپند
 نزد من یک گو سپند مادہ بود
 قصہ نغزش ہوا حضرت شفت
 کے برادر این چہ کار قصہ است
 از کسے کردہ نکس در روزگار
 بر نود نہہ داشتہ تو گو سپند

دست بازویش قوی قامت بلند
 کرد از شمشیر شکر اتباہ
 او دلیری کرد با فرزند انگی
 رفت از سر پائے در جنت نہاد
 رفت پیش کبریا مقبول شد
 تا مہ عمر خودش را در نوشت
 داد در جنت باد اعلیٰ قصور
 زوجہ اش بیوہ شدہ شد سوگوار
 خواند در عقد خودش اورا بزود
 کرد جنت اوریا را ہم ہوس
 کرد حضرت مدعاے خود قبول
 حق سلیمان کرد فرزندش عطا
 پسند اسرائیلیان راجی نمود
 ز انمیان یک کرد آہے از بی
 این برادر ساختہ بر من ستم
 کرد دست ظلم خود بر من بلند
 او بر آؤیش از اہم ر بود
 خشم آگس گشت و از دیگر گفت
 از برائے یک تو اور فضل است
 با برادر کردہ تو انچہ کار
 از پی یک ظلم ہم کردی پسند

این تقدی تو مرا سر کرده
 او بی پاسخ گفت ای علیجناب
 گفتگو بے محل از من چرا
 ظالم و بدکیش هرگز من نیمم
 این ز کار من بنا که حضرت آ
 برنود تهنه زن که حضرت داشته
 غیر شای اینقدر هستند زن
 شد متبہ حضرت داود را
 بیقرار از غم دل داود شد
 چشم گریان بود مانند سما
 پشت دست خود بدندان میگزید
 آنچه آن خوف خدا طاری شد
 سر بجزا کرد چندے آن نبی
 سوخته سینه و خان بر خاسته
 آنچه آن داود شد اندوگین
 فرق او پنهان شده در آن گیا
 قدیان تسبیح خود بگذاشتند
 معذرت باشد پس مذکب را
 وحی آمد مستعد کار شو
 اور یارا اندہ میسازیم ما
 رفت آنحضرت بحکم کبریا

جبر بیجا بر برادر کرده
 خویشتن را میں چرا بر من عتاب
 نیست تقصیرے زن آپیشوا
 ذرہ از من نشد بر اوستم
 اگر جفا باشد جفاے حضرت
 یک بر اے اور یا نگذاشته
 پس بر اے یک چرا شد آن فتن
 یاد کرده سطوت معبود را
 سینه از سوز جگر پر دو و شد
 آہ بر لب دل پر از خوف عتاب
 ہچو شوریدہ بھرامی و وید
 سیل خون از دیدہ اش جاری شد
 موت اقرب گشت از تشنہ لبی
 آہ او تا آسمان بخواستہ
 ز آب چشمش شد گیاہے بر زمین
 سر نہ بالا کرد او از سوز و آہ
 بر صد اش گوش خود ہاداشتند
 شد دعا مقبول در گاہ خدا
 بر سر قبرش شہید خود برود
 عذر خواہی کن کہ بخش تا عطا
 بر سر گور جناب او ریا

داد آنحضرت صدائے چون باد
 از لحد بیرون چو آمد آن شهید
 چون مضاعف او ریا را شد ثواب
 شد عطا دیگر ثواب بیشتر
 رحمت حق بر وجودش میشد
 نے خطائے حضرت داؤد کرد
 لے دل عنیدہ ام چارہ بکن
 نفس امارہ خبیثت و اکفراست
 خفتی و ایم بخواب بنمودی
 صبح شد بر خیز و چشم خود بال
 حال خود را باید تنگ ریستن
 عمر رفت و از غم دنیا زست
 روز و شب نانی من المولیٰ بلبل
 چون بیاید وقت رفتن از جهان
 زاد راه خود ہمیں دم ساز کن
 تو گناہان کسب کر کردہ
 خود نمودی نامہ خود را سیاہ
 گہ نہ تو بہ گہ نہ استغفار کرد
 حال تو بہ کن در معبود دوست
 گور تیرہ شمع می باید ترا
 موت اقرب تر تو ہم گشت است پیر

در جوابش کرد او ہم گفتگو
 کرد حضرت معذرت بچو بید
 دست آندم او کشید از آنجانب
 کرد از تقصیر این او در گذر
 مطمئن داؤد ہم از خویش شد
 از برائے سہو برد او رنج دورد
 بر قلاف نفس امارہ بکن
 اتباع او برائے تو شر است
 خوردہ گویا شراب بنمودی
 بین شب افتادہ بودی در حال
 کیست بعد از تو پی بگریستن
 کار خود را ہم نکردی تو درست
 سید ہر دم صدائے الرحیل
 مہلت یکدم نباشد بیگمان
 قبل رفتن کار را آغاز کن
 بے عدد جرم صفا نہ کردہ
 دلے بر تو واسے بر تو آہ آہ
 کار بد تو کردہ بد کار کرد
 گر نہ بینی پشت مرا نیزم خطا است
 خواب بے بستر چہ آید ترا
 یک چراغ در لحد ہمراہ گیر

در حال حضرت سلیمان و علی ابنیہما علیہما السلام

اجرتے ہر چیکہ زان می یافتے
 نان ناخوردہ ز قیمت پیش آوے
 داد عمر طول اور اے نیاز
 حاکم وحش و طیور و انس و جان
 پھینین وادہ سلیمان را خدا
 شب بخوردے روز را صائم بدہ
 ناتوان و لاغر شش جسم شریف
 کرتہ پشینہ داہم در بر شش
 فیصلہ برحق و طاعت می نمود
 خالیف از جاہ و جلال کردگار
 آہ کرفے قلب خستہ میگرفت
 ہست نصب العین شان دوزخا
 عجز و الحاجے نبی آری سجا
 بہر دنیا باختہ ایمان خود
 از برائے خویش چاہے میکنی
 خوف حق در دل نہ از محض خیال
 روز چون ابر بہاری گریہ کن
 چشم بکشا حالت خود را نگر
 روز و شب سر می زند از تو گناہ

روز ز نیلے سلیمان بافتے
 صرف میگردے بکار خویش آوے
 ہفت صد سالش بدہ عمر دراز
 یود او پینیب و شاہ جہان
 آہینین شاہی نہ کس را شد عطا
 صولت حق در دوش دائم بدہ
 جامہ می پوشید او از پشم دلیف
 یک کلاہ لیف فرما بر شش
 روز شاہی و عبادت می نمود
 بود پیغمبر ہم او شہر یار
 شب بگردن دست بستہ میگرفت
 انبیاء ترسند از قہر خدا
 با وجود جرم عصیان نا صرا
 ظلم ہر دم میکنی بر جان خود
 لاف ہر دم بہر دنیا می بینی
 صرف کردی در گناہان روزا
 نیم شب از بقراری گریہ کن
 خفتہ باشی تا کجا اے بیخبر
 نامہ تو از خطا ہایت سیاہ

در حال حضرت یحییٰ بن حضرت ذکریا علیهما السلام

روز و شب بگریست از خوف خدا
 هست ذکر باب او هم چند جا
 باب او پیغمبر اکرم بدو
 فروام تو ساز فرزندم عطا
 از زن و دنیا و ما فیها نفور
 آتش شوقش سجان افروخته
 در هوای وصل جان فرود او
 صحبت رهبان پسند خاطرش
 کرد یحییٰ گریه با صوت بلند
 رفت از مسجد چو شوریده دوید
 بر زبان انا الیه راجعون
 زاب گریه پا بگل ایستاده بود
 روز هایشون بشب هایمگیت
 ز اشک دیده عارض مقروح بود
 در دل و جان بر زبانش بارے
 منکشف گشته برادر از نهان
 روز در دشت و بیابان جستجو -
 جسم او از تاب تب کم زور بود
 پابرهنه گشت همچو گدرا ۱۵

حضرت یحییٰ بنی با صفا
 وصف یحییٰ کرد در قرآن خدا
 مادر او خواهر مریم بدو -
 کرد بابش از خدا این التماس
 شد تولد حضرت یحییٰ خصور
 قلب او از خوف خالق سوخته
 عاشق و شیدای خالص بود او
 ذکر خالق سودمند خاطرش
 باب او فرمود روز و عطا و پند
 حال غصیان و زسکران چنان شنید
 هوش از سر او ز مسجد شد برون
 در بیابان رفت و ناله سر نمود
 دست در گردن بهر امیگیت
 چشم از بنو امیش مقدوح بود
 غیر نام حق نگفته از بله
 بود آن صافی ضمیر و از دال
 شب چو بلبل ناله هایمیکرد او
 از خیال تهر حق گریه نمود
 کرده پیشی بر سر کلاه

چون گرسنه میشدے آن نیکوخت
 قلب نازک سینہ اش صدفگون بود
 برہیں منوال چندے او برست
 زوجہ شہ زانیہ بد نام بکار
 شاہ نایق خون یسکے ریختہ
 شد سر حضرت جہد از تیغ کین
 شاہ بیدین قتل اورا ساختہ
 قتل چون ہنودیکے رالعیین
 خون نایق جوش زن در چاہ بود
 کرد بخت نصر ہفتاد از ہزار
 حال دنیا چہ ازین بدتر شود
 نے خطائے حضرت ہابیل کرد
 از پی زن را وہ بلیم عنید
 بر چین دنیا دلا تو ما یلی
 عاقل و ہشیار ہم فرانہ
 شد رو نہ قافلہ تو غافل
 عمر آخوشد بہ غفلت و لے و لے
 چون سد پیک اجل مہلت کجا
 قبر تو تنگ است وہم تاریکست
 من نمیدانم کہ آخر کار تو
 نیم شب را ہر شبے بیدار شو

میخورے ببزہ و اوراق درخت
 ہچو آئینہ دل او پاک بود
 آغوش خون آسمان برو کجاست
 از برایش قتل شد آن نامدار
 خاک خذلان بر سر خود بختہ
 مثل گل افتاد جسش بر زمین
 خون پاکش در چہ انداختہ
 بلع کردہ ز وجہ شہ را زمین
 این نمایان قدرت اللہ بود
 قتل مردم شد چون اندم قرار
 از پی زن قتل ہمینبہر شود
 قتل اورا بہر زن قابیل کرد
 ترغی را کرد در مسجد شہید
 بیو فاپنداشتہ ہم غافل
 یا بکار خویش تو دیوانہ
 پیشدستی کن اگر تو عاقل
 بر سر استادہ مرگت و اولے
 یک نفس ہم گر کشی فرصت کجا
 راہ این منزل ز موبار یکست
 چہ شود در گور حال زار تو
 خفتی بسیار تو ہشیار شو

در حال حضرت عیسیٰ بن مریم و علی بن ابی طالب علیهما السلام

بود روح اقدس نبی و هم رسول
 مادرش راهم که مریم بود نام
 حجت خالق بعالم بود او
 بود در آغوش مادر چون صبی
 پاک معصوم و پیمبر بود او
 بود نام پاک حق و در زبان
 غیر او از کس سرو کار نبود
 عاشق و شنیدل حسن یار بود
 روئے گل را که ندیده یکدمی
 در فراق یار می نالید او
 از برایش منزلت زینت نبود
 جامه موئینه در برداشته
 غیر اینها جاسه دیگر نبود
 کفش در پایش بوده پیچ گاه
 او پیاده رفت در صحرا و دشت
 سبز و برگ و گیاه خورد کلام
 پوشش ندس نکرده آرزو
 گفت با او یک عواری و بی
 بر کنار بحر و زه آب آغوش

معجزات چند آن راشد صل
 اصطفاک خوند خالق در کلام
 بے پدر فرزند مریم بود او
 خوند تخیل سخن گوشت نبی
 جان خود در یاد حق فرمود او
 در گذر کرده خیال این آن
 جز خدا دیگر کس یارے نبود
 در نگاهش خار خوش گلزار بود
 گاه از بلبل نکرده هم دمی
 از پیام وصل می بالید او
 جز خواریان از کس صحبت نبود
 یک کلاه چشم بر سر داشته
 بهر خفتن بالش و بستر نبود
 پا برهنه و ایامیرفت راه
 در دیار و قریه و هر جا گشت
 شکر حق کرده چون خور و کلام
 نے برائے نان کرده جستجو
 از برے خود بنا کن مسزلی
 رفت و فرموده عواری را خطا

از برای مسکن بر موج آب
 او پیاپی گفت کے عالیجناب
 نے در اینجا خانہ بستن ممکن است
 گفت با او حضرت عیسیٰ چنان
 حال دنیا بچو موج بحر است
 موج یک آید بر موج دیگر
 کرد آنتر عسر خود دور کو ہمار
 چون یہوداں دستگیرش سلطنت
 قصد انہا شد کہ بردارش کشند
 او توسل جنت از حق آرزوان
 رفت عیسیٰ از زمین بر آسمان
 از میان فریشتن یک را یہود
 نقش اورا زیر آورده ز دار
 بعد آں کردند چون باہم شمار
 تا در مطلق تو انا ہست او
 ذرہ گردوز از حکمش برون
 ہر کسے را ہست ہر جا رہنمون
 یاد حق کن ناصر اگر عاشق علی
 دل بکن تو زمین جہان بیوفا
 کار دنیا یی لونی ناید بکار
 کار عقبی کن کہ باشد پایدار

منزلی تیار کن ہجو حساب
 خانہ سازم من چنان بر آو آب
 نے در آں خانہ نشستن ممکن است
 ہست فانی جلد اسباب جہان
 بر جنین جا منزلی باید نہ بست
 کار دنیا ہست کار رہگذر
 بعد او بر آسمان کردہ قرار
 طوق خارا در گلو انداختند
 در مزارے پیکر زارش کشند
 داد خالق بر فلک اورا مکان
 شد ز چہان یہوداں ادنیسان
 از غلط کردند بردارش بزود
 در حظیرہ داشتندش در مزار
 ذر نظر آمد کہ یک کم گشت یار
 عالم و رزاق و دانا ہست او
 آنچه مطلوبش بود باشد ہمون
 ہست ظاہر بر خدا حال و رون
 گر بی دنیا روی تو جب علی
 میشوی را ہی سوئے دار البقا
 میرود و در دم چو امواج بہار
 حق بود را ہی شوی تو رسد بکار

در حال حضرت فاطمہ علیہا السلام

بعضه و بنت پیمبر فاطمه
 یازده معصوم را مادر بود -
 نخت دل سبطین شاه مشفقین
 خواند هر دورا پیمبر جان خود
 بعد آنها نه نام دیگر اند
 فاطمه زهرا دل و جان رسول
 در حقش فرمود ختم المسلمین
 فاطمه یک پاره جسم من است
 اگر رسد رنجی باور نج من است
 کرد رحلت چون رسول انس جان
 بر سر قبر پیمبر می دوید -
 سخت نالان بود از هجر پدر
 در مقابر ساخته بیت الحزن
 از سحر تا شام اسجای نشست
 چون بیاورد علی اورا بشام
 زنده سه به ماند او بعد رسول
 خورد چندے در جهان خون جگر
 زیست زهرا با هزاران رنج و غم
 ماهر ازین غم گریان چاک کن

با در شب تیره و شب فاطمه
 ز اسید و مریم او بهتر بود
 یک حسن باشد از دو دیگر حسین
 سبزه و روح و گل و ریحان خود
 جلہ از یک نور هم یک جوهر اند
 اسید باشد و حور او بتول
 بعضه من هست زهرا بالیقین
 او دل من هست و هم روح من است
 کز نوش رنج مرا از رون است
 سخت حیران گشت مرد از زنان
 خون دل از دیده بایش چکید
 ناله می کرد او شام و سحر
 از برائے فاطمه چون بوالحسن
 اگر یہ میگرد ز جان او شده دست
 می شدے گریاں بمنزل تمام
 روز و شب میگرد گریه دل لول
 رفت نالان آفوش پیش پدر
 ہمرہ خود برد صد در دوالم
 پروان خود ز مشت خاک کن

در حال حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

آن ہمین فرزند خستم الانبیا
 نام پاک او حسن خلقتش حسن
 آن امام ابن الامام اخ الامام
 نور چشم فاتح بدر و حسنین
 خلق ارثی از پیبر یافته
 خلق او شهور بوده در جهان
 بود در خلق و کرم بس نیکنام
 سایه گستر رحم او بر ناتوان
 صلح کرد و خود شده خانه نشین
 زخم بر رانش رسید از خنجر
 جده ملعونه چون زهرش بداد
 در ره معبود جان خود سپرد
 رفت از دنیا چون سردار دین
 ہمرہ تابوت مردوزن بدن
 ای خدا تو رحم کن بر حال من
 ہست دنیا در پی ازار من
 بیکس و بے مونس و بے یارم
 ناکسم از رحم کس کن خالق
 من نمیدارم فیضان انجام کا

اولین نوباوہ شیر خدا
 شہرہ آفاق شد در مردوزن
 جان زہرا دلبر خیر الامام
 نے مثالش دیگرے غیر حسین
 تیغ و بازو ہجو حیدر یافته
 ہر کسے را نام او روز زبان
 آب حیوان از پی ہر شہنہ کام
 ابرسان بارید بر جبارگان
 از جفائے ظالمان اندوگین
 کرد مجروحش لعین بد اخترے
 او قدم در گلشن جنت نہاد
 راہ سوئے جنت الماوا بہر د
 ہر کسے شد در غش اندوگین
 گریہ میگردند و سینہ زن بدن
 بخش عصیان مرا بہر حسن
 نیست کس اندر جہان غمخوار من
 بے زر و بے دست پانا دارم
 ناتوانم تو تو انا کن مرا -
 ہست امیدم ز فضلت کردگا

در حال حضرت امام حسین شهید کربلا علیه السلام

ابن مالک صاحب قعت نس
 چون بکه آمد سبط نبی
 من بر فتم بهره شاه حجاز
 سمت گورستان شه دین بود
 بر سر قبر خدیجه چون رسید
 گفت با من تو از اینجا دور شو
 حسب فرمان شه بن و بشر
 دیگر که آن شاه ادا کرده نماز
 گشت فارغ از نماز آن پیشو
 توبه بجد کرد و استغفار کرد
 گفت یارب تو قدیم و دایمی
 عاف و ستار و رحمان و رحیم
 بهر حلیم مصطفی بهر علی
 عفو فرما بر من لے بے نیاز
 مثل اب و اخ شوم من شه شهید
 من شنیدم این نوید کبریا
 آنچه تو گفتی نمودم مستجاب
 میکنی تو عذر خواهی لے حسین
 بر روان چارده باشد سلام

حال ابن فاطمه گفته است بس
 سیدم و ناسین ابن علی
 طوف کعبه کردم و خواندم نماز
 غیر من همراه او دیگر نبود
 هم رکاب خود مرا شبتیر دید
 تازد بینی تو مرا استور شو
 زد نهفته من شدم سمت دیگر
 با حضور دل بصدع جزو نیاز
 دستها برداشته بهر دعا
 سوز و آه و گریه بهم بسیار کرد
 لایموت و لایفوت و قایمی
 صاحب احسان و زائق و کریم
 بهر امم فاطمه بهر انجی
 تو رحیمی و کریم و کار ساز
 بر عطا بایت خدا اهل من مزید
 پاسخش آمد ز در نگاه خدا
 هست اقرب تر دعایت از جواب
 شرم میازد الهی لے حسین
 بر غلامت بود و وزخ حرام

روز عاشورہ امام تقی
 چون علی اکبر بمیدان رونود
 سینہ اش از خوف تی پرورد شد
 تر ز اشک خوف و حسرت دامنش
 این خیالے کرد شاید ناگہان
 ضائع و برباد این محنت شود
 عوض نمودے خدایے دو جہاں
 قتل اکبر شد و آن صابر بماند
 بعد قتل اکبر و طفل صغیر
 آنچه اور دم بدرگاہت نیاز
 این ہدایا کل حقیر و احقر اند
 گر کئی مقبول تو لے بے نیاز
 شہ نداءے غیب در پانچ شنید
 جلد ہدیہ ہائے تو کردم قبول
 بندہ خاص تو مایٰ اکیمین
 دوستانہ ادہم بجد ثواب
 در رہ حق شہ مصیبت ہا کشید
 باہم این گریہ وزاری نمود
 پچھنیں کار نمودہ چون حسین
 در غمش گریان ہمہ جن و ملک
 زارش را بردر خلد برین

بود لرزان از جلال کبریا
 حضرت بشیر خالیف گشته بود
 سبغ رنگ عارض او زد شد
 وز جلال و قہر حق لرزان تنش
 لفظ بے صبری گراید بر زبان
 در جزاکے حاصلم عزت شود
 وہ مرا صبر و تحمل این زمان
 لاش ہم برداشتہ شاکر بماند
 عوض بنمود آنچه او ندکبیر
 کن قبول آنرا برمت روز ساز
 کے سزاوار خدایے اکبر اند
 میشود سکین در این دم سرفراز
 این نوید حق بگوش اور سید
 من شدم راضی ز تو سبط رسول
 من ترا دادم خدایٰ اکیمین
 نے پی شان ہمت میزان حسنا
 تشنہ بودہ آب خنجر ہم چشید
 جہہ خود بردش از عجز سود
 ماتمش بر جملگان شد فرضین
 انس و وحش و طیر ہم رض فلک
 حور گوید فادخلو ما خال الدین

در حال حضرت امام زین العابدین علی بن الحسین علیهما السلام

گوش کن این قصه سردار دین
 را وی جانسوز میگوید چنان
 آمده در خانه کعبه چو ادب
 پرده کعبه بدست خود گرفت
 پرده کعبه بدست پاک بود
 سر نهاده بر زمین گریه کنان
 از تب دل آبخنان بیهوش شد
 آبخنان لرزان شده آن نیک
 من گمان کردم کز عصیان شده
 چون بهوش آمد شه گرو دین نشین
 عرض کردم ای شه عالی وقار
 ای تظہیر در شان شہادت
 جد پیر ہم علی بابت حسین
 گفت مولا آنچه تو گفت همین
 لیک باشد خالق کون و مکان
 اگر بگیرد این شرفها چه کنم
 هست ذاتش بالک روز جزا
 زین تصور خوف در دل پیش نیست
 آن امام متقی و پارسا

حضرت سجاد زین العابدین
 حال عبرت نیز شاه نس جان
 بعد طوفش آفتاب فرخنده خوی
 آه کرد و هوش او از سر رفت
 چشم پر خم سینہ از غم چاک بود
 کرد استغفار، همچو عاصیان
 بنض ساقط ہم نفس خاموش شد
 من ندانستم که این کس هست
 همچنان از خوف اولرزان شده
 غور کردم هست سجاد زین
 این چگونه خوف و بیم و حال زار
 جز خدا کل زیر فرمان شہادت
 اینقدر گریه چرا این شور و شین
 حق عطا کرد است ما را با یقین
 حاکم و ممتاز هر کس بے گمان
 شکوہ جباریش از که کنم
 او دہد کس را جز کس را سزا
 بنده را این راه مشکل پیش نیست
 بود فرزند حبیب کبریا

لیک بودہ در دل اُو بشار
 نور عشق حق بدل افر وخت
 یکدے آرام نگر فتنے شب
 ہر شبے میخوند کہ آن و نماز
 روز و شب نالید آن فرزند پے
 گوش کردی حال پاکان تو لا
 دم بدم خوف الہی ساختند
 آہنمہ بودند مقبول خدا
 بندہ آن بہ کہ سازد بندگی
 دین داران راز دنیا کا نیست
 در دل شان عشق حق اندوختہ
 روز را از چشم خوں باری کنند
 یا علی ابن الحسین خستہ تن
 لطف کن برین علام جون ام
 لے شا بندہ چرگشتہ حال تو
 بر سر تو برت باری گشتہ است
 ہست مضطر بیکس و حیران بے
 بعد مردن فاتحہ خوان تو کیت
 چشم خود را داکن چہ حال ہست
 صبحی گا ہی تو نمی خیزی چہ را
 تو پے خود را حلد تیار کن

خوف قہر و سطوت پروردگار
 قلب ہم راز و نیازش توختہ
 ہر دو پا اما سا کردہ از تعب
 با صدائے خزن و غم لحن حجاز
 در تب و غم عمر خود فرمودے
 کہ ز نسیاں ہم نشد ز انہا خطا
 بے خطا ہم عذر خواہی ساختند
 با ہمہ کردند عجز و التماس
 حل شود مشکل بسرا رنگندی
 خواہش سیر گل و گلزار نیست
 اتشے در سینہ ما افر وختہ
 شب ز خوف قہر حق زاری کنند
 من ذلیل و خوار ام اندر ملن
 بے معین و بکیس و بے عون ام
 جلگی افتاد پڑ و بال تو
 از ضعیفی ضعف طاری گشتہ است
 نیست پرسانت درین حالت کسے
 خوشیتن را پس پرسان تو کیت
 تو فنادہ بر زمین محمود مست
 اشک حسرت بر نمی ریزی چہ را
 میروی تو ساز و سامان بار کن

در حال حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حضرت باقر امام پنجمین
 بود هنگام رسول خاستن
 زبده اولاد آدم بود او
 میقرر بعلم و پیب زاده بود
 رفت از دنیا چوزین العابدین
 واقف امرار هم احکام بود
 در مدینه همچو اختر تافته
 از خلافت او سر و کار داشت
 بر سر قبر نبی میرفت شام
 بود خیل محترم شاه زمن
 کینه در زیده بس در سینه او
 نامه جنگا شت شاه شام را
 حضرت باقر امامت میکند
 در مقابل گر بیاید او ز کیس
 حال مکتوبات زید کینه جو-
 حضرت باقر بفرموده بزید-
 التجا کرده از ش هم حال گفت
 زید گفته تنگدستم در جهان
 حضرت باقر امام دوسرا

وارث علم پیب را یقین
 امام باب او علی ابن الحسین
 از همه افضل بعالم بود او
 بحث را در هر زبان آماده بود
 او امام و باب را شد جانشین
 حافظ دین و محمد نام بود
 علم از میراث ائمہ یافته
 غیر خالق او دگر یارے نداشت
 بعد مغرب آمدے آن نیک نام
 شد عدویش زید فرزند حسن
 داشت گنجینه بدل از کینه او
 فکر کن در کار خود انجسام را
 دعوت امر خلافت میکند
 شورشی پیدا کند تیرب زین
 شد هویدا بر امام نیک خو
 میکنی لے عم چو ازین تو کید
 بر زبان او روا را ز نهفت
 میشود ازین ز تعمیر مکان
 کرد او را اثر فی رصده عطا

مہربان بدر بنی امام خویش
 چون طلب بنمود حضرت اہتمام
 او نہ بر حضرت نمودہ بیچ ظن۔
 آمدہ از شام آن سردار دین
 زید در دل کینہ آتش انداختہ
 پادار از عداوت شدہ باز
 حضرت با قرطب کردہ باغی
 از زبان پاک گسترہ سپاس
 میروی لے عم چرا تو شام را
 خود منم اندر جہان زار و ایام
 رفت آخر شام زید تنگ دل
 شد چو حاضر او بر سلطان شام
 از امام دین شکایت بانمود
 گفت زید ابن حسن این از ہشام
 او تبر کہا لے احمد داشتہ
 تو طلب کن جلد سامان نبی
 نامہ حضرت را نوشتہ شاہ شام
 من امام آن تبر کہ بایدم
 چون تبر کہا نداد او بر طلب
 زمین سم او دیک تیار کرد
 آن زمان بد حکم می شرب ولید

مال و زر میداد انہا را از پیش
 از مدینہ رفت او در شہر شام
 کرد واپس بعد او را در وطن
 شد سجان خویشتن خلوت گرین
 آتش رشک و حسد افروختہ
 عزم شام او ساختہ بنمود ساز
 ہمچنین بنمود با او گفت گوے
 پس از او بنمود حضرت التماس
 تودہ ایذا من نا کام را
 بچگانم را کن لے عم یتیم۔
 ماند حضرت در مدینہ با بگل
 با کلام خویش او را کرد رام
 لغوی بہودہ حکایت بانمود۔
 ہست در ملک تو یک دیگر امام
 از امامت خود مسلم افزاشتہ
 جامہ احمد و شمشیر علی۔
 کن روانہ آن تبر کہا تمام
 از برایش در جہان من شایدم
 بر امام دین بد حکم غضب
 زید انرا برگرفت و بار کرد
 نامہ سلطان بہ پیش او رسید

زمین کن بر پشت خچر استوار
 زید چون آورد زین پیش ولید
 حضرت باقر بر آمد هر دو دار
 زهر قاتل قبیہ در زین بود -
 شد موش زهر در جسم امام
 راجتی جنت شده شاه زمین
 داد صادق باب را غسل کفن
 بر سر خاصان حق در روزگار
 جان یک داده نشد او بزین
 جسم یک از زهر گشته نیلگون
 این یکے را کرد رسم در بر کفن
 این یکے را شد میر جام آب
 گر چه باقر شد ز زهر کیس ہلاک
 دلے بر حال حسین خستہ تن -
 و اعجب تو بر چنین دنیا دلا
 زال دنیا را تو کفش پا بزین
 مومنان را در جهان زحمت بود
 خاصہ گمان حق ازان تا فر بند
 کرد دعوائے خدائی مالدار
 مالداران خون ناحق ریختند
 حاکمان بر گوشت گیران تا ختند

توبہ باقر کن بران خچر سوار
 او بہ بست و بر در حضرت رسید
 بر سر آن زین نمودندش سوار
 جسم پاک شاہ دین زان زہر بود
 عمر حضرت را نمودہ سم تمام
 باعث قتلش بشد زید حسن -
 منزل حضرت شدہ بیت الحزن
 چہ رسیدہ از کف خویش دتبار
 دیگرے افتاد از زین بر زمین
 سرخ شد جسم دیگر از رنگ خون
 دیگرے منسول شد از خون تن
 دیگرے را از عطش شد دل کتا
 یک با عزت نہادندش ہناک
 کس نہادہ غسل اورائے کفن
 گشتی مائل ہمیں بہر خدایا
 ہست بہر مومنان بیت الحزن
 کافران را این جہان جنت بود
 مائل دنیاے دون کافر بند
 ہچمان مفلس نکودہ زینہار
 آن نشان ظلم برانگیمختند
 ظلم بر آل محمد ساختند

در حال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

چون بشدناطق امام ششین
شد ز دانش دین احمد استوار
بود عمر جعفر صادق در از
اکثره بر خاک سجده می نمود
چند ساعت اول شب می غنود
این روایت میکند مالک امام
من شدم همراه آن صادق العلم
بست در میقات چون احرام او
تلبیه فرمود او بی هوش شد
بود چشم ز گینش اشکبار
من به پرسیدم که حال یجاب
گفت در پاسخ که از سمت خدا
سیدم چون من به بیکش صد
چو تو اند کرد این عبد ذلیل
در قبول حج بے خایف منم
چون دل حاکم زکیں آمد بوش
آن امام پاک را طلبید او
حاجش آمد به پیش شاه دین
سر برهنه پا برهنه رفت او

روایت

ابن باقر جعفر گردن نشین
جعفری مذہب ازوشد پایدار
از کف پاکش در دین گشت باز
جبهه را پیش خدا بر خاک سود
صرف روز و شب بطاعت می نمود
از مدینه کرد چون جعفر خرام
از برکے حج سوئے بیت الحرام
از برکے حجة الاسلام او
هم تمش پے ص نفس خاموش شد
دل پر از خوف الہی بیقرار
از برکے صیت خوف واضطرار
اگر جواب من رسد بالفظ لا
اگر بہ لالبیک گوید کبریا
دعوتم گردد کند رب طلیل
از جلال کبریا لرزان تنم
از پئے قلمش بے بنود کوش
در دل خود کشش سنجید او
رفت حضرت ہر موش اندوگین
حاضر در بار شد آن نیک فے

پیش حاکم آمدہ آن نیک نام
 رو برے تخت او استادہ بود
 تیغ حاکم از پے قتلش کشید
 قصد قتلش کرد چون سربار او
 داد رخصت آن زمان حاکم باد
 شد چہ ظلم و جور بر آل رسول
 پس بشہر جد خود آورد روئے
 بعد چند فوت شد آن نیک نام
 رفت از دنیا شد پایہ رفیع
 شد بے منصور از گرش غیبین۔
 بر سر تو آمدہ ناصر اجل
 جو کفن از مال در دست تو نیست
 از پی فانی تو غمشواری کن
 از برے رفتگان حیران چرا
 بیش آن رفتند تو پس میروی
 کی برایت ہست تا گریہ کند
 چون نباشد در جہاں کس یار تو
 موت بر سر زندگی دان مغنم
 عذر خواہی کن بیاد حق بنال۔
 یاد دایم تنگ و تار قبہ کن
 ممتے بر حال زار خویش کن

حسب دستور عرب کردش مسلم
 ہجو جد بر مرگ خود امانادہ بود
 مصطفیٰ را ہمقرین او بدید
 دید ختم المسلمین را کینہ جوئے
 رفت در منزل ز پیشش آن کو
 در جہان ماندند دایم دل لول
 در مدینہ رفت از بغداد اے
 دفن بنودش پس با احترام
 مجتبیٰ را ہنشین شد در بقیع
 چند روزے ماند او اندوگین
 از زرو او لاد چہ داری اہل
 بزعل در گور ہراہ تو کیست
 گر رو مال و بنون زاری کن
 در غم شان روز و شب لال چرا
 خود غم خود خور کہ بکیس میروی
 یا پے تو نیم نانے او دہد
 بعد مردن کی شود غمشوار تو
 میزند کوس اجل او دم بدم
 غم مخور ہرگز پے مال و منال
 دیدہ را گریاں مثال ابر کن
 ٹکریے در کار و بار خویش کن

در حال حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام

گوش کن در دو غم دل دوز را
 موسی کاظم امام هفتمین -
 از مدینه رفت آن خسته بگر
 قید او در بصره و بند او بود
 بعد آن شاہک بنام قید کرد
 بود او در خانہ سندی چون قید
 او مقید در چنین زندان شده
 طوق در گردن سپا جولان بود
 خشک نان جو غذاے شاهین
 نے برایش فرس و باشن سیر
 بود از سختی سندی دگر اے
 گر چه بش بد نحیف و ناتوان
 و ایما آن شاه بر سجاده بود
 طاعت خالق بے او کرد ساز
 گوشه بہر عبادت خواستم
 تو عطا کردی مرا این گوشه
 روز و شب او طاعت حق می نمود
 ہر دمے خوانده چو شد حالش بوی
 بر چنین سید چہ ساید او شد

یاد آرا این قصہ جانسوز را
 خاصہ حق خسرو گردون نشین
 کرد عمر خویش را تنها بسر
 سالہا از رنج و غم ناشاد بود
 برد از دستش بے او رنج دور
 کرد از حضرت بے او کروشید
 از بر ایش روز و شب یکسان
 بستہ بر رویش در انخانہ بود
 داد آب گرم سندی لعین
 او فادہ بر زمین مثل فقیر
 سالہا او قید ماندہ در رب
 طاعت جاں افریں کرے سبحان
 یاد خالق را بدل جادادہ بود
 پیش حق آورد او دست نیاز
 از عطایت طاعتت ار استم
 ساز کردم بہر خود من توشہ
 گاہ قرآن بر زبان دگر ورد
 آیه انا الیہ راجعون
 خانہ ایمان و دین بر پاد شد

وید شہ را چون ضعیف ناتوان
 بر زمین تفتیدہ دل آن می تبید
 نے کسے پرسان چوا و بیمار بود
 شاہک سندھی وہم دیگر ندید
 نقش را حاگان برداشتند
 نیلگون از زہر جسم شاہ بود
 این صدا افتاد از حاگان
 بود این مرد غریب و بیوہ
 مدتی شد این علیل وزار بود
 شیعیانش بستہ اند این اتہام
 عمر آفرشد کسے دادہ نہ سم
 مردمان بودند از دل دردمند
 چون سلیمان حال موش را شنید
 آمدہ گرفت نقش آن امام
 کرد چون نقش سلیمان سعید
 ناصر اتہا توئی از چند سال
 اوشہنشاہ زمین و آسمان
 منزل تو مثل مجلس تنگ نیست
 میخوری تو آب سرد و نان گرم
 بستہ بر رویت در این خانہ نیست
 بر امام دین بکن یکدم خیال

و اوز ہر شس در رطب ان بدگمان
 چون حسن امعاش راز ہر شہ ند
 نے بر ایش در جہان تیمار بود
 کس نہ استہ کہ کے روض حق ندید
 بر سر پل در کفن بگذاشتند
 صورتش رخسندہ همچو ماہ بود
 رفت موسیٰ ابن جعفر از جہان
 عالم و فاضل امام و پیشوا
 در عوارض مبتلا بیمار بود
 کشتہ شد از زہر شاہک این امام
 خود خلیفہ ہست گریبان ازالم
 شور گریشد بہ آواز بلند
 خود مع اصحاب خود از لہن ندید
 کرد اورا دفن با صد احترام
 افرین بنمود ہارون رشید
 از چہے دوروزہ دنیا چہ طلال
 تو غلام آن شہ کون مکان
 دست تو از ظلم زیر گناہیت
 از برایت فرش و باشنست ز
 طوق در گردن بپا جولانہ نیست
 گر خاش داری بدل ہرگز نال

در حال حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیه السلام

ابن کاظم به علی موسیٰ رضا
 یادگار فاطمه و مرتضیٰ
 آن امام ثامن اهل صفا
 شد بعدش شورشش هر جا پدید
 دادش از دست خود هم دانگ
 خواست او آید سوخ خود از سوخ
 او فرستاده مع اسباب وزر
 گریه از هجر وطن آغاز کرد
 آه و افغان در نهادش سر کشید
 از غریبی بر لبش افسوس شد
 از پنهانی بی ادیا د کرد
 او دوش گفت و آه بر کشید
 از نهادش شور و افغان شد بلند
 آه بر لب سینه سوزان پر محن
 اشک غم از هر دو چشمانش چکید
 میثوم از تو جدا ای جد من
 طوس باشد مد فغم دور از وطن
 شد جدا خیل نموده شور و شین
 گریه کرد و از اسف مالیدت

نور چشم حضرت خیر الورا
 بود ششم آن وصی مصطفی
 مرتفع بنمودین کسب بریا
 ابن بارون بود مامون رشید
 از حکومت او بشد خیل تنگ
 از مدینا که حضرت را طلب
 از بر لب همری دو صد نفر
 تا مامون چون حضرت باز کرد
 چون همه مضمون آن نامه بدید
 از وطن هم خانمان مایوس شد
 شد دوش از حکم مامون پر زرد
 بر سر قبر میبید اور رسید
 مرقد احمد چو دید آن مستمند
 شد جدا از گور جد خویشتن
 دل خزین بر قس زهر چون رسید
 سر نهاده گفت بر گور حسن
 بچو تو کشته شود این خستتن
 از سر قبر علی ابن الحسین
 بر قبور باقر و جعفر نشست

اود اعش گفت و در منزل برفت
 آغوش شد اور و از وطن
 پیش مامون چون بیامد آن امام
 او و لیبہد خودش اور نمود
 خلق پیش او گر ایندہ شدہ
 صاحب علم امامت بود او۔
 واقف امرار غیب و در مردان
 با بصیرت ہر کہ چون اور ابدید
 او برتر سید و پشیمان گشتہ بود
 چون دل مامون پر گشتہ ز کین
 آغوش از دل بر آوردہ غبار
 شد علیل و جان بحق حضرت سپرد
 از عیالش ہمیکس آنجا نمود۔
 رفت از دنیا امام دین رضا
 از عیال و ہم وطن ہجور شد
 شد بے مامون محزون و غمش
 مردمان بودند آنرا سوگوار
 ہر کسے پوشیدہ بلبوس سیاہ
 و غن شد جائیکہ آن پر غم شہید
 بوودہ سالہ سن حضرت تقی
 باب را سم دادہ و کشتہ پد

پشت دست حسرت از دند ارموت
 در وطن مانند الماش در محن
 کرد مامون رشیدش احترام
 عزت و توقیر او بچید فزود
 بکس از احانش شرمندہ شدہ
 گلبن باغ رسالت بود او
 عالم علم لدنی بود آن
 در بنگاہش بود مامونش عبید
 خود بکار خویش حیران گشتہ بود
 از برای قتل بوودہ در کین
 زہر دادش او در انگور و انار
 در غیبی رہ سوئے جنت میرد
 نے پسر بر نمش او گریہ نمود
 در خراسان دفن شد آن پیشوا
 از مدینہ دفن او دور شد
 خلق بر پا کرد خیلے ماتمش
 در قم و ہم دیگرے شہر دیار
 ہمعقین غم شدہ با سوز و آہ
 ہست زیرش قبر بارون رشید
 شد یتیم اورفت در حنت علی
 سم پسر را دادہ و کشتہ پسر

در حال حضرت فاطمہ لقب معصومہ

دختر موسی کاظم فاطمہ
 خواہر موسی رضانیک خو
 فاطمہ نامش و معصومہ لقب
 بود او را از برادر ا لفته
 چون روانہ شد امام راستین
 بود معصومہ بیاکش بمقار
 از وطن سوئے خراسان شد و
 از صعوبات سفر بیمار شد
 چون بشہر قم رسید آن نامر
 بود حاکم ابن حضرت نامدار
 از ورودش چون خبر او رسید
 سوگواران شہ گردون آس
 از برائے پیشوائی آمدند -
 دید انہارا چو معصومہ غمین -
 از برائے کی غم داند وہ ہست
 گفت حاکم صبر باید مترا
 چون شنید این ماجرا درد و غم
 روز سوم از جہان او رخت بست
 دفن کردندش بعزت اہل قم

بود از اولاد ہاشم فاطمہ
 عاشق روئے برادر بود او
 یا برادر بود ہمہ در نسب
 میکشیدے از برایش ز محبت
 از مدینہ جانب ایران زمین
 از برادر دم زدہ شد سوگوار
 روز و شب میکرد در یادش فغان
 در ترقی روز ہا از ار شد
 درد از ہجر برادر شد زیاد
 نام او موسی بدہ در روزگار
 خود باستقبال معصومہ دوید
 جلد پوشیدہ سیمہ در تن لباس
 وز برائے جہبہ سائی آمدند
 کرد استفسار ز انہا او ہمین
 از جہان بیوفائی رخت بست
 رفت از دنیا علی موسی رضاء
 بر سر بتہ فدا آن پرالم
 سوہر یک غمش از رنج بست
 ہم بے کردند عمت اہل قم

از برادر چون شنید این ماجرا
 او برادر را نہ زیر تیغ دید
 ولے بر حالات زینب چه گذشت
 اور سن بستہ بکوفہ چون رسید
 از دل پُر درد خود آپے کشید
 بر سر دربار کین آورده اند
 لے برادر خواہر دلدادہ ام
 رفت از دنیا چون زینب دل فرین
 بر نعشش علی ابن الحسین
 خواند او تنہا نماز و دفن کرد
 بتلائے خویش باشی تا بجے
 من گرفتہ عالمی لے ذی کمال
 گر کنی حال امین دنیاے دون
 سیدم فرمودہ امین جائے مرور
 لہو و لعیش گفت در قرآن خدا
 دیدہ ہائے عاشقان را دوختہ
 سم بر شیوہی خود آ میخستہ
 تو فریب آن موزاے نیکم و
 درس عرفانی بخوان لے ہوشیار
 علم عشق حق بدان لے نیک خو
 علم عرفانی بدان ہوشمند

رفت از دنیا سوئے دارا بقفا
 نے مصائب ہجو زینب او کشید
 بود حیران بعد قتل مشہ بدشت
 پیش ظالم فرق شاہ دین بید
 گفت بہر کبریا بین لے شہید
 بین مرا عدلے دین آورده اند
 پیش تخت بجیا استادہ ام
 کس نبودہ غیر زین العابدین
 ماتم دیشون نمودہ شور و شین
 تعزیت بنود اور آہ سرد
 میدہی جانت برکے روم و رجا
 پیست حاصل در علوم قیل و قال
 میشوی در روز محشر سرنگون
 انالہ دنیا سطرع للغرور
 طالب دنیا شود از حق جدا
 آتش فتنہ بے افروختہ
 بر سر خاصان بلا ریختہ
 فائدہ زدگہ کسے حاصل نکرد
 تا بچشم دل بینی روئے یار
 تا بیابی پیش نیکان ابرو
 میشود در دین و دنیا سر بلند

در حال حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

چون نهم آمد امام در اہسبر
 نام او بودہ محمد بن علی
 آمر احکام پیغمبر بدہ
 باب راستد جانشین حضرت جواد
 ہسرتش در علم نابودہ بدہر
 عمر حضرت ان زمان دہ سالہ بود
 خوش بے مامون بشد از بخت او
 شد زام افضل اول عقداو
 کرد دیگر عقد چون آن شائون
 آن لعینہ در فوا کہہ زہر داد
 بود بست و پینجالہ عمداو
 او قریب جد خود مدفون شد
 فوہ گرانس و جن حور و ملک
 کرد نفرین آن لعینہ را امام
 او برہ افتادہ بود و جان بداد
 ناصر از حق چرا بر گشتی
 ناتوان و خستہ در بنجیدہ
 خالق ہر دو جہان کو کبریا
 عاشقی و گر بدل داری بتے

جانشین حضرت خیر البشر
 کنیتش بودہ ابو جعفر تقی
 داعی حق نایب حیدر بدہ
 شہرہ در آفاق از غلش فتاد
 او فرادان داشت از ہر علم بہر
 بحث خوش از عالمان خیلے نمود
 داد دختر را بعقد آن نکو
 بود مامون در حق او نیک خو
 زوجہ اول شدہ پردل ز کین
 او بخورد و پائے در جنت نہاد
 نوجوان مسموم شد آن نیک خو
 در غمش گریان بے مامون شد
 بر زمین و بر ہوا و بر فلک
 بتلائے عارضہ آن بد مدام
 حق از و ناراض و شیطان گشت
 پیر و شیطان شدہ سر گشتی
 لیک پرسانت کسے را دیدہ
 یکدیگی گاہے نشد از تو جدا
 نیم شب را کن دعائے یاربے

در حال حضرت امام علی نقی علیہ السلام

شد ز دنیا چون محمد بن علی
 او علی ابن محمد بد به نام
 عابد و زاهد تقی پر همیشه زگار
 همیش اندر جهان دیگر نبود
 بود از لطفش هر یک حلقه بگوش
 او در از علم خود بکشاده بود
 حاکم شهر مدینه شد عدد
 از عداوت چون دل او گشت خست
 روز و شب نایق در و پر داخته
 سامره بوده خلیفه را مقام
 از مدینه کرد حضرت را طلب
 نامه او چون بر حضرت رسید
 بر مر قبری میب رفت و گفت
 جدنایم حال آل خویش را
 از مدینه شد روانه شاه دین
 از وطن او جانب بند او رفت
 در عراق آمد چون آن شاه عرب
 در ار اذل جائے مکن داد او
 حاجب حاکم سعید ز روسیاه

جانشین او شد حضرت نقی
 آن دهم آمد پے خلقت امام
 قائم لیل و نوحی و روز و دار
 او دل هر کس ز لطف خود بود
 در جهان افتاد از خلقش خوش
 شهره علمش بے افتاده بود
 او خلیفه را شکایت کرد زو
 او کرد و دشمنیش تنگ بست
 دین خود را بهر دنیا باخت
 بر شکایت کرد او این اهتمام
 در طلب کردن بے کشا و لب
 از جگر پر درد یک کپے کشید
 در ز اشک خون بمشکان او
 میروم دامن مال خویش را
 او دامن خوانده یشب زمین
 مضطر و میراں بے ناشادنت
 شد طاقی از خلیفه پر تعب
 کرد بر حضرت بے بیداد او
 قید حضرت را نموده بیگناه

روز یک حاکم بصره کرد و در
 اول شد بر بارگتی خود سوار
 چون امام دین پیاده رفت راه
 از برای گفتش او برده بود
 کرد آن ظالم چو تو بهین امام
 بود حاکم را پس یک منتصر
 منتصر با خدا و اوستا قتل کرد
 بود او را مستم پور همین
 مستم گرفت چون جائے پدر
 زہر حضرت را بداد و طعام
 از لیل او ذائقه آخو چشید
 داد فرزندش با غسل و کفن
 رفت از دنیاے دون آن نیکم
 آنکو کرده عمر در راحت بسر
 مشرکان اندر جهان خندان بوند
 چون خدا ایم بیاید داوری
 هست ناصر قیدی رنج و محن
 حاجت من کن روالے کار ساز
 بینوے خویش را تو خود بخوان
 اگر برانی تو گدائے خویش را
 غیر در گاہت نباشد چوں درے

جلد ارکھ را پیاده برد او سے
 بود نیلے تیز روان را ہموار
 سخت گرا بود شد حالش تباہ
 آن امام از دست او افسردہ بود
 آسمان بگرفت زد این انتقام
 روز سوم کشت او را آن پسر
 آتش ظالم و شقاوت گشت سرد
 باب خود را آن پسر شد جانشین
 شد عدوئے آن امام بگرد
 نام شیرین خورد و او شد تلخ کام
 موت بر سر آمدہ در بر کشید
 دفن شد در سامرہ آن پر محن
 جانشین اول شد دیگر امام
 دان کہ از رحمت نکرده حق نظر
 مومنین در محنت زندان بوند
 از فلک ہرگز نہ جستم یاوری
 کن را یا یارب برائے پنجتن
 پیش تو اوردہ ام دست نیاز
 نا امیدش از در خود تو مران
 بشکنی تو خود دل در ویش را
 پانہ بردار و زجا آن مضطرے

در حال امام حسن عکری علیه السلام

عکری بوده لقب ناشن حسن
 چون شمارم از امامان و وصی
 شد بجلای باب خود او جانشین
 علم او اندر جهان مشهور بود
 از زمان گشته بے او نیک نام
 در عوارض مبتلا بیمار شد
 شد چو او از عارضه خیده علیل
 بعد دوسه روز از دنیا بر رفت
 معتقد بالذات تکفینش نمود
 داد او را پورا غسل و کفن
 در زمین سامره مدفون شد
 ده دو هاستند جله او وصیا
 قتل دو نایق شدند از شیخ کین
 پنج راکشتند از زهر جفا
 زو جگان شان دور دادند زهر
 حاکمان دادند دور از هر کس
 اختلاف راویان آمد هم
 گفته اند این راویان بیشمار
 پیرو این چارده تن بوده ام

با دینی راه خدای ذوالمنن
 یازده باشد حسن ابن علی
 در قرب بوده امام راستین
 هر کس از بخت او مجبور بود
 معتقد میکرد او را احترام
 معتقد آن را بے تیمار شد
 موت داد او را صدک الرعل
 راه فردوس بریں ز اینجا گشت
 در نماز و دفن او موجود بود
 همیش بودند فرزندان وزن
 از صعوبات جهان مصون شد
 یازده از نسل ختم انبیا
 هست یک غایب امام ^{المتقین}
 نیست کس را اختلافی مطلقا
 کشت یکت اعویش از زهر قهر
 اختلافی کس نکرده اند رین
 از مرض مردند اربع یازدهم
 از عوارض مرد هر یک نین چها
 سرخاک آستان شان سوده ام

در حال امام آخر الزمان قائم آل محمد علیه السلام

گوهر کتای بحر مصطفی
جان زهرامر تفضی را جانشین
هست سیایش چو سیاه نبی
خلق او بود است چون خلق حسن
همچو عابدش کرد صابر بود
همچو جعفر صادق او عدد وفا
چون رضا باشد بدین حق همین
چون جواد او هم جواد است و کریم
همیش چون عسکری همیت بود
قائم آل محمد بوده است
نام او همان خاتم انبیا
نام او باشد محمد بن حسن
در حدیث حضرت خیر الانام
صورتش بهتر بود و ز ماه و نه
سودش را سر من را نام هست
گشت غایب او ز جو زلالمان
در جهان بود است او همچو خضر
انتقایی او کشد ز اعدا خویش
نام پاک او گرفته ده صد ا

جوهر نایاب سیف مرتضی
ختم ساز کار ختم المرسلین
بازویش چون بازو عیدر قوی
تیغ زن همچو حسین صف شکن
همچو باقر عالم و ما هر بود
همچو کاظم هست او حاجت روا
پیشوای عیسی گردون نشین
در تفاوت چون نقی و هم رحیم
بیعتش بر دست حق بیعت بود
قابل توصیف عید بوده است
هست ذاتش خاتم کل اوصیا
حجت حق نایب خیر شکن
اول و آخر محمد هست نام
مادر گیتی ندیده همچو چهار
پیش او اوج فلک گشته است
شد نهان از حکم خلاق جهان
مؤمنین را کار ساز و راهبر
تحت رازینت دهد از پاک خویش
دمدم صل علی صل علی

و طاعت حق و نماز و دیگر فرائض

کس نکرده طاعت حق ہمچنین
 روز یک قرآن خواندے مصطفیٰ
 روز و شب طاعت نمودن ہنما
 شد و گرگون حال از طاعت شب
 جہد سائی کرد و بنود التماس
 ہمچنین صادر شدہ حکم خدا
 راحت و آرام خود بگذاشتی
 میکنی در روز با مجز و نیاز
 لحظ آرام و ہم راحت بکش
 غیر آن حضرت نکرده ہمچنین
 ہر شب خواندہ نماز بے ریا
 خوف و در دل بود و آہ بے ریا
 کہ نہ بر طاعت نمودہ فخر و ناز
 دور از اسلام و ایمان گشتی
 برخلاف حکم زیادان میکنی
 غافل و دہوش از حکم خدا
 گوئیا از امر حق آزر دہ
 کہ نہ طاعت کردی نہ فرمانبری
 ترک کردی تو ہمہ این واجبات

آنچہ طاعت کرد خیر المرسلین
 ہر شب بیدار ماندے مصطفیٰ
 در قیام و در رکوع افشرد پائے
 جسم لاغر گشت چون از تاب و تب
 آمدہ جبریل و گسترده سپاس
 لے بتی خاتم کل انبیا
 لے جیمہ رنجہا برداشتی
 صرف میسازنی تو شب ہاد نماز
 اندکے محنت تو در طاعت بکش
 ہمچنین طاعت کہ حق فرمود پس
 الف رکعت بادشاہ اوصیا
 ختم یک قرآن نمودہ ہر شب
 این عبادت کردہ شاہ سرفراز
 ایکہ تو اٹا دشمنان گشتی
 طاعت فرمان شیطان میکنی
 روز و شب تومی کنی جو م و فظا
 تو نکرده طاعتش انسر دہ
 پر دہ دین و شریعت میدری
 نے صلوات و صوم نے حج و زکات

خمس بر تو نیست نے حکم جہاد
 گر بدانی تو کہ واحد خالق است
 عادل و منصف خدا کے اکبر است
 ہم امامان تو اندا ثنا عشر
 ہست تو گر قابل میزان و حشر
 از فروغ دین چسرا تو غافل
 گر چہ قائم ہست از اصلش شجر
 ہست روز حشر از بس دگداز
 بعد صوم و حج و ہم نفس و زکا
 پیچگانہ تو بجا آور نماز
 ذکر حق از دل بکن تو در سجود
 بار بار فرمود ختم المسلمین
 در دل شب بایدت راز و نیاز
 گرد و رکعت تو بجا آری بشب
 اسم و ذاتش را تو نقش جان بکن
 ہست مقبول خدا کے کار ساز
 ذکر حق کن در سجود و در رکوع
 از دعائے نیم شب لذت بگیر
 راز حق بر تو بگرد و منجلی
 بندگی باید کہ آخر بندہ
 یاد حق کن تا سوزی تو رستگار

فارغ البالی از ہنہا باش شاد
 جلد مخلوقات را اور از حق است
 ہم محمد مصطفیٰ پیغمبر است
 او صیانت حضرت خیر البشر
 ہم بدانی گر تو روز بعثت و نشر
 طاعت حق بایدت گر عاقلی
 لیک دایم فرع می بخشد دثر
 اندران پرش شود اول نماز
 از جہاد و ہم ز جلد و اجبات
 با حضور دل ادا اورا بساز
 در قیام و در رکوع و در قعود
 ہست این سوانح مومن با یقین
 کن دعا و مجز و الحاح و نماز
 میشود محفوظ از قہر و غضب
 قلب را خانی ز غیر آن بکن
 گر کنی با صدق دو رکعت نماز
 تو بہ کن تو با خضوع و با خشوع
 صبح خیز و دامن طاعت بگیر
 گر کنی ذکرش خفی و ہم جلی
 مشکلاتے پیش اند و ضندہ
 بز عمل پس از فنا نماید بکار

در شکر نعمت حق تعالی

بر خلاف حکم اوراہ موجو
 آنچه در قسمت بود گرد وہمان
 لیک دست او نہ از کس قاسم است
 میشود زائد بتو نعمت عطا
 نعمت خود حق بتو قائم کند
 شکر نعمت ہست کار اولیا
 کہ نگردد نعمتش از تو جدا
 تو نگر خود را کہ نافرمان او است
 بر خلاف عہد و پیمان میکنی
 ہست انسان سخت نافرمان مجمل
 رزق تو رزاق بے منت دہد
 شکوہ قلت تو داری دایما
 شا کرم ہتند از انسان قلیل
 شکر گوئے نعمت اللہ باش
 حد کن تا یا درت گردون شود
 قطرہ از لطف حق جیون شود
 گر بلا ہم در رسد نعمت بدان
 گر چہ اورا بود بید رنج و درد
 میکند زایل خطا ہایت کریم

خوش بشو آنچیکہ حق دادہ بتو
 گردوزی تو زمین با آسمان
 موت گر چہ ناپند خاطر است
 گر کنی تو شکر حق صبح و سہا
 گر زبانت شکر او دایم کند
 شکر او کردند جسد انبیا
 دایما گر تو کنی شکر خدا
 آنچه دادہ حق بتو احسان او است
 دایما تو جرم و عصیان میکنی
 در حق ما گفت خود رب جلیل
 با ہمہ این حق بتو نعمت دہد
 تو بر این ہم شکر کے سازی او
 حق بفرمودہ بقدر آن جمیل
 لے برادر رہو سے این راہ باش
 شکر کن تا روزیت افزون شود
 ہر چہ خواہی تو بکاف و لون شود
 شکر باید کرد دایم لے فلان
 بین چگونہ شکر ہا ایوب کرد
 در جہان گر تو شوی زار و اہیم

در جهان گر آیدت سختی پدید
 رو نمیزاد دعائے هر کسے
 ای سخدا آنچهیکه تو کردی عطا
 تو مرا ز خاک پیدا کرده
 همه خود بیخ نادروم سخت
 اب و نامم سلم و سون بند
 زیر ان کر بلا بودند شان
 و الدم بودند شیدائے علی
 صرف آن کردند عمرے درنا
 تو زبان دادی ز بانم را سخن
 سون و مداح و ذاکر کرده
 این شرف با نیکه تو کردی عطا
 شکر تو تا کے کنم اے بنے نیاز
 حافظ ایمان من شو کردگار
 کن سر انجام خیر اے کبریا
 ای که شیطان بر تو حاکم دایم است
 در تماش سیم وزر سرگشتی
 گر نباشد زر بدست تو چه غم
 عزت دنیا نباشد گر ترا
 آنچه داده حق بتو آن کافی است
 شکر گفتن راز بانم قاصر است

از خدا هرگز مشو تو نا امید
 گر چه بنده میکند عصیان بے
 کے تو انم شکر آن کردن ادا
 در نهان بودم هویدا کرده
 چیز با دادی مرا کردی دست
 آن ز آفات جهان ایمن بند
 عاشقان مصطفی بودند شان
 مدح سنج و بسندہ آل نبی
 ہم عزاداری ابن مصطفی
 ہم شرف با بیخ تا دادی بمن
 حاجی کعبه و زائر کرده
 کن قبول آنرا پی آل عبا
 کرده برین در توبه تو باز
 از شر شیطان و انسان بازدا
 من نه دانم ابتدا و انتہا
 در دولت از قبر و برزخ چه غم است
 دایما از یاد حق برگشتی
 یاد حق بہتر بود از حجام جم
 عزت عقبی بود بہتر ترا
 شکر او کن از برایت وافی است
 ای خدا فضلت چنان بر ناصر است

در معنی سخاوت و ذم بخیل

مترقی و هم علی ابن الحسین
 نان و زینبش ار اهل برده اند
 بار بار پشت خود بردندشان
 همچنین باید سخاوت مر ترا
 کن سخاوت در ره حق لے نکو
 از سخاوت نام باشد در جهان
 از سخاوت کار دیگر خوب نیست
 خلق مداح سخنی باشد مدام
 داخل جنت سخنی گردد ضرور
 از سخاوت مرد گردد نامور
 از سخاوت عفو میگردد و خطا
 چون سخاوت هست کار مقبلها
 حق سخنی را میدهد ما سعین
 از سخاوت نام حاتم شد بلند
 دور باشی از بخیل و جاهلان -
 بخیل در دارین میسازد دلیل
 میشود داخل بخیل بد به نار
 هست مردان کن لے ذیشور
 هر چه کارے میکنی مردان کن

هر دو آن هستند شاه شوقین
 لحم و نان از بهر سائل برده اند
 از پئے بیچارگان خرد و نان
 تا جزایش از خدا گردد عطا
 از سخاوت راه جنت را بجو
 حق سخنی را بشمرد از مقبلان
 در کرم هر چه کنی معیوب نیست
 از سخاوت مرد باشد نیک نام
 عفو سازد جرم او رب غفور
 اجرا ز خالق بسیار بد بیشتر
 از سخاوت میشود در هر بلا
 حق به بخشد در جزائے آن جهان
 همنشیں در خلد باشد جور عین
 از سخاوت شد سکندر ارجمند
 صحبت کن با سخنی و عاقلان
 همه دوزخ شود مرد بخیل
 اگر چه باشد عابد و پرهنر کار
 میشود امداد مولایم ضرور
 همچو دیوانه کن فرزانه کن

در مباح صدق و اتفاق و ذم کذب و نفاق

صدق گوئی حله و دیگر بود
لعن او بر کذب کاذب ده است
صداق الوعد اندمبسه انبیا
صدق گوین را به بخشد کبریا
عفو آرزو خالق اکبر کنند
تو پاه راستی سر را بسند
صدق گوئی بهتر از غسل و گهر
انکار برواقت اسرار کن
خود بسازد کذب کاذب ذلیل
زور و فتنه با کس مین خطاست
بایدت زین کار بد باشی نفور
میشود از جور و جنت افراق
میشود از خویش و میگانه نفاق
در جهان خوبست با هم اتفاق
رحم سازد مرد با اشفاق باش
بد خصایل ترک کن شونیک خو
خاطر ناشاد را سرور کن
تو شوی از ظلم کردن را ایگان
کل شیئی یرجع باهل خویش

چون سخاوت بر در از یور بود
صدق را تعریف حق فرموده است
صداوقان را کرد در قرآن ثنا
راستی را می پسندد کبریا
جور را اقرار بنده مگر کنند
گر بود سر راستی از کف ده
راستی باشد به از قند و شکر
راستی را پیش گیرد کار کن
صدق گفتن هست جنت اولین
کذب گفتن فند کردن ناروست
تو کن ز نهار از کس مکر و زور
در دولت گزرده باشد نفاق
گر شود انس و محبت بر تو شان
در دل خود بایدت داری وفا
از کسان خویش ما اخلاق باش
صلح بوی کن مشو تو جنگ جو
سخوت و پندار از سرور کن
ظلم کردن چیست بخته دلان
جائے تو در خاکدان بود پیش

در صفت تواضع و خلق و کرم

لے بسا دلہا تو کردی پامال
 شیشہ دل را شکستہ کرده
 بیخ فکرے کرده در کار خود
 سیزنی ہر وقت یک لاف کند
 لے بسا دلہا لے عالم سوختہ
 خانہ کس را زین انداختن
 اجمعی و جاہلی وہم خسری
 قلب بے درد تو خار انگ شد
 سرشی و خود پسندی تابکے
 بوستان یاد حق را سیر کن
 با تواضع مستعد کار شو
 حسن خلق تو بود ہر دل عزیز
 با تواضع گر شوی تو دستگیر
 بادل دجان ہمدم اختیار باش
 اقتدار دولت دنیا کن
 گنج قارون گر ترا کامل بود
 بہترین مال دزر باشد همان
 گر بیت تو نباشد سیم و زر
 کار خیر کس بسا زرگر کے
 خوش نشد از دست تو یکشتہ حال
 قلب ہر یک را تو خستہ کردہ
 اگر کم می سازی چہا بازار خود
 میثوی از پیر جوایے مصافح
 خانہ حق را تو پیہم سوختہ
 زو امید بہتری ہم ساختن
 از سگ و خنزیر ناصربدتری
 ہر یکے سکس ز تو دلنگ شد
 انتہہ بے درد مندی تابکے
 آ تو انی کار خیر خیر کن
 تو معین بکس بے یار شو
 با خنونت مرد باشد بے تمیز
 ہر دے گرد و بدست تو اسیر
 محترز از صحبت اختیار باش
 از تکبر را بیگان عقبی کن
 گر نہادی چہ ازان حاصل بود
 زان بر آید کار ہائے دیگران
 تا بر آید سعی کن کار دیگر
 حق تعالی خوش شود ز آنکس سے

میدهد رزاق روزی بے طلب
 رحم تو هم بر خلاق کن مدام
 بر کے رحم و کرم تو چون کند
 بہترین خیر احسان است جس
 گرشود ممکن روا حاجت بساز
 بتلائے درد را ہمدرد باش
 ناصر اگر کفایت باشد برو
 گر کنی خوشحال تو دل ریش را
 یشوی خوش حال روز رستخیز
 یش دل آید جو بادست تہی
 رحمت بر حال درویشان کن
 گوہ کش دامن زبے برگ و خیر
 آہستہ دل رسد تا آسمان
 بر سر عیسیٰ بنہ از لطف دست
 دل بدست نوشتن آراز کرم
 خانہ دل را در پنجاشاد کن
 گر بتیان را کنی از دل عزیز
 دست رحمت بر سر آن گرنہی
 گر مریضی را عیادت می کنی
 گر تو از بہر عیادت میروی
 رحم گستر بر ارا مل بودہ باش

رحم بر تو میکند او بے سبب
 آب و گریش آید تشنہ کام
 در جزایش حق تو افزون کند
 این دوائے دردھیان است اول
 حاجت کس را روا کردہ مناز
 تو پئے نیکان گرفتہ مرد باش
 کار مردم کن کلام من شنو
 و روی تو مال و زر در پیش را
 حق عطا سازد مکان مشک بیز
 مرہے بر زخم سم او باید نہی
 فکرتے زخم جگر ریشان کن
 تو بشو بیار دھسم را طبیب
 رحم کن بر حال زار بیکسان
 مغلس و مسکین را شو سرپرست
 حق شود خوشنود از اہل مسم
 خانہ بہرت در جہان آباد کن
 حق عزیزت میکند لے با تمیز
 روز رستاخیز از زحمت ہرچی
 حسب امر حق عبادت می کنی
 در جز لے آن بخت میروی
 ناصر و حاجتی سائل بودہ باش

در حال اہل جہان زمان

رزق دادن ہر یکے ذی رزق را
 چون مصلوات صوم بر ما و نیکت
 رزق غیر از حق نداده کسی ترا
 خلق در پستان او حق کرد شیر
 بے تعب یک رایکے را با تعب
 مصلحت داند بکار خویش او
 بردش استادہ سایل یک فقیر
 جمع خاطرست یک از فرط مال
 عزتے یک را ذلیل خوار یک
 یک تن و مند و یکے بیمارست
 یک بخواہد زندگی بیزار یک
 پشت پایش دیگرے بر سر خود
 رفت دیگر از سرش دهن کشان
 یک سوار اسپ و دیگر یا بگل
 یک گرفتہ کوزہ دیگر کوزہ گر
 یک بود مظلوم و ظالم دیگرے
 یک خزینہ سنج و دیگر سلبیل
 یک علیل و زار دیگر تند رست
 یک پیادہ می رود و دیگر سوار

ہست واجب رازق و بد و بد و ح را
 روزی ما بر خودش واجب بداشت
 پیش پیدا کرد رزق و پس ترا
 بود و را غوش ما در تو صغیر
 رزق ہر یک را دہد او بے سبب
 کم دہس را کسے را بیش او
 تکبیر بر مند نمودہ یک امیر
 ہست یک محتاج و مضطر حال
 مال و زر یک را بود نادار یک
 یک جوان بخت و یکے ناچارست
 یک قوی ہیکل خیف و زار یک
 چون سلیمان حکم را نی یک کند
 بر زمین افتادہ یک تن خستہ جان
 یک بود خورد و دیگر غتہ دل
 یک نوشته نامہ دیگر نامہ بر
 یک بود محکوم و حاکم دیگرے
 یک سخی و دیگرے باشد بخیل
 یک بود چالاک و دیگر ہست
 یک بود دشمن و دیگر یار غار

ایک بود بر اسپ و دیگر بز خے
 ایک برہنہ سرو دیگر تاجدار
 ایک بود عالم و جاہل دیگرے
 ایک عزیز خلق و دیگر نابکار
 ایک بود نادان و عاقل دیگرے
 ایک بود بیدار دل دیگر پنجواب
 ایک بود لاغر و دیگر سیل تن
 ایک مرض نیم جان دیگر طیب
 طفل کسن یک و دیگر نوجوان
 یک بیاید در جہاں دیگر رود
 بردار او ہر کسے رزان بود
 در جہان نے شاہ ماندہ نے فقیر
 انقلاب این عجائب خانہ ہست
 ہست این نیرنگے دنیاے دن
 ہیکس گاہے نشد زو بود مند
 این عجب دنیا طرح انداختہ
 بیوفا دانستہ ہم جان میدہند
 ناصر ہشیار شو تو خفتہ
 حرص دنیا چشمہایت دوختہ
 حرص دنیا تاجے اے ناصبور
 خواہش دنیاے دن و دل ہمار

یک رہ گم کردہ دیگر ہمیرے
 ایک بود ناکام و دیگر کامگار
 ایک بود ہشیار و عاقل دیگرے
 ایک بود سردار و دیگر گفتدار
 ایک بود ناقص و کامل دیگرے
 ایک فرخاک و دیگر در اضطراب
 ایک بود بزدل و دیگر تیغ زن
 ایک بود محبوب و آن دیگر حبیب
 ایک جوان دیگر ضعیف و ناتوان
 ایک بود خوش و دیگرے گریان شود
 این و آن پیش خدا یکساں بود
 در لحد و دولت نہ بردہ کس امیر
 گاہ آباد و گہے ویرانہ ہست
 نیکی او میشود در دم ز بون
 ہر کہ بالاشد ز پا اورا لگند
 ہر کسے بر پائے او سر باختہ
 سودا نہار انہ بخشد و عطا و پند
 از برائے سیم و زر آشفستہ
 میدوی چون گر پے پا سوختہ
 پر شو چشم ہم حریص از خاک گور
 در لحد این سیم و زر نماید بکار

در گفتار و لب بستن

تا شود حاصل بزرگی در ز من -
 پسند کردن با بزرگان ناز است
 تا نرسد کس سخن بر لب میار
 آن خود مند است هر که لب بند
 پسند باناکس ن سازد عاقلی
 پسند باشد جا بلان رانا پسند
 پیش کوران آئینه بیکار هست
 گفتنت اندم ترا باشد صواب
 بے محل گفته کلام خود مسوز
 بے محابا بے محل گفتن خطاست
 خاشی کیجا و کیجا گفتن است
 کم سخن باش و لب خود را به بند
 گر گشائی لب در آن اندیشه کن
 خود عمل کرده بدیگر پسند کن
 بے عمل باشد نصیحت تا صواب
 آدمی را یاوه گوئی خوب نیست
 بے محل گفتن سخن را سوختن
 ہمین کارے ن سازد ہوشمند
 تو سخن از ناکان محفوظ کن

با بزرگان شود آندم ہم سخن
 حرف گیر شان شدن ملین محلا
 تیشہ بر گو ہر ز دست خود مدار
 گفتگو با عاقلان کردہ پسند
 پسند کے زید بمرحبا ہلی
 پسند می سازد پذیرا ہوشمند
 تربیت ناہل را دشوار هست
 در خور گفتار گر آید جواب
 خود دہن از رشتہ و سوزن بدوز
 در محل آن خموشی نارو است
 کار بندش ہر کہ باشد این است
 یا وہ گوئی نیست کار ہوشمند
 چون تہشی نے خیال ریشہ کن
 تا پذیرا دکنند از تو سخن
 خور کن بر خود نیابی تا جواب
 پر سخن از ہر کہے مرغوب نیست
 بہ کہ لب با بیخ آہن دو نختن
 آنکہ آید عاقلان رانا پسند
 از کلام خود بکس محفوظ کن

در عبادت و تقویٰ ریا

ناپسند بارگاہ کبریا
 میشود مقبول در گاہ خدا
 تا نداند غیر حق انزا کسے
 گردل تو سمت دیگر مائل است
 ضایع و ناقص بگردد از ریا
 این زن قبحه و فابا کس نکرد
 عشق حق بیرون ز جان و دل کند
 خواہش دنیا بدل داری ہزار
 حاصلت آید مگر چہ فائدہ
 بطن خود از مرغ و ماہی می پری
 از برایش زہد و تقویٰ نار و ا-
 میرساند ہمچنین تقویٰ گزند
 اگر گنی پرہیزگاری بہ سزایان
 گر نباشد خالصاً للہ چہ سود
 سمت اسباب جہان مائل باش
 بہر خود تیار ز اورا ہ کن
 فائدہ آندم نہ بخش عقل و ہوش
 بہر گریہ بر نفسش تو کیست
 تا بفرودس بریں باشد مقام

راینگان گردد ہمہ کار ریا
 بے ریا طاعت اگر آری سجا
 توبہ و گریہ بشب کن توبے
 از چنین طاعت ترا چہ حال است
 طاعت خالص بکن بہر خدا
 طالب دنیا مشولے نیکے و
 حب دنیا از خدا غافل کند
 می نمائی خویش را پرہیزگار
 از چنین زہد و درع گر ماندہ
 ہمچنین گر ماندہ تو می خوری
 کردی گور مرغ و ماہی بطن را
 کہ خدا ساز چنین تقویٰ پسند
 جائے خود در آتش دوزخ بد
 زہد و تقویٰ بہر حق باید نمود
 بہر دنیا از خدا غافل مباش
 دست از دنیاے دل کوتاہ کن
 چون ندائے الرحیل آید بگوش
 کس ز حال تو مینی پرسد کہ چیست
 خالصاً للہ ذکرش کن بلام

در اطاعت و حب والدین

ہرچہ باشد حکم مادر یا پدر
 حکم ہر دو بعد حکم حق بود
 بر پسر تقییل حکم مام و باب
 از پدر گر تو کنی جنگ و جدل
 اکبر و نخوت با پدر کردن خطا است
 اگر پدر راضی نباشد از پسر
 بیج از اعمال او ناید بکار
 حال مادر ہم ہمیں طور است پس
 در دعائے ام و اب باشد اثر
 پرورش کردند بار خج و تعب
 گر بی بینی حال اطفال خودت
 خدمت شان گر کنی صبح و مسا
 بر سرت باشد چو تل و والدین
 اگر نائی زحمت انہا تلف
 در جہنم میروی اے بدگال
 از حدیث حضرت خیر الانام
 چون نماز روزہ و حب والدین
 حب مام و باب را تو یاد کن
 اف مزن بروئے شان آگند خو

واجب است از اجبا آر دیسر
 خواہ ناتیق باشد دنیا حق بود
 هست واجب زان سر خود تو متا
 حاصل آید نہ از حسن عمل
 از برایش سخت گفتن نارو است
 داخل دوزخ شود عاق پدر
 رو شود از بار گاہ کردگار
 جنت و دوزخ بدست ہر دو کس
 از غم دنیا و دین گردد مضر
 روز و شب کردند خدمت ام و اب
 یاد کن از ہر باب و مادرت
 کے حقوق شان تو ان کردن ادا
 خاکپائے شان کنی کمل دو عین
 حق شان ضائع کنی لے ناضلت
 بار تو در جنت الما و امحال
 ہست بر عاق پدر جنت حرام
 ہم اطاعت بر تو باشد فرض عین
 زحمت آنہا نہ تو بر باد کن
 دل میازار و مشو تو کینت جو

زحمت آنها فراموش می کنی
 رنج سازی گرتو باب و امام را
 رحمت رحمان شود از تو جدا
 چشم دارد هر پدر با پور خویش
 تو کن ظلم و جفای باب پیر
 با پدر همسر شدن باشد غضب
 با پدر بغض و عداوت حیف حیف
 از برای خاطر زوجه اگر
 داخل دوزخ شوی لے بدشمار
 از هزاران یکصد و بست و چهار
 بر قبور این همه تو گر روی
 هم تو یک یک صد بمر خویشان
 هم تو باشی زاهد و پیر نیکوکار
 رایگان گردد همه این کار تو
 گردوی ایذا با مادر ریاید
 تو کن ضایع پدر را لے فلان
 دست بسته منکر فاش پیر
 تو کن ناراض باب و امام را
 یک نظر انداز بر هستی خویش
 منزلت یک روز باشد تنگ گور
 شکر حق حج و زیارت کرده ام

شمع الفت را تو خاموش می کنی
 تلخ بر شان گر کنی آرام را
 بر تو نازل می شود قهر خدا
 تا به پیری از کرم آید به پیش
 دستگیرش باش و هم طاعت پذیر
 پور را باید که ماند با ادب
 پور سازد گرفتار حیف حیف
 بغض داری در دل خود با پدر
 که نه سجد مرترا امر زگار
 آمده اند انبیا اندر شمار
 زایر جلد ایتم هم شوی
 حج و عمره گر کنی با صد محن
 عابد و شب زنده دار و روزه دار
 گر پدر ناخوش شد از ازار تو
 در جهنم می روی اے بدسیر
 پیش تو آید همی روزی بدان
 حسب حکم حق رود پیش پدر
 غور کن در کار خود انجام را
 غز کن بر حالت پستی خویش
 جسم تو گردد خوراک مار و مور
 بهر باب و امام خدمت کرده ام

در مذمت کبر و غرور و حق دوسد

از سر خود دور کن کبر و غرور
 خاکی و پیدایشت ز آب مینی
 تو سر خود را ز نخوت پر مساز
 چون تکبر کردا بمیس لعین
 کبر اورا کرد از جنت برون
 غرق در یاقوت فرعون از غرور
 رفتی رانے سزد و عجب و غرور
 خود پسندی ناپسند کبر یاست
 خود پسندی هست کار جاہلان
 بک بلائے بد بود حق دوسد
 میرساند حاسد بمیز خوسر
 نفع می بخشد حاسد محمود را -
 میکند او خود بحاسد پائمال
 میشود حاسد دولت غلگین و چاک
 خوش بشود محمود تو خوش حال باش
 لے بسا حاسد ز دنیا رفته اند
 خود حسد گیرد حاسد انتقام
 جان من رشک و حسد از کس مساز
 گر کے راق و دہد عز و وقار -

باش از کبر و مہنی دایم نفور
 ہمچینس را کے سزد کبر و مہنی
 از غرور و کبر و نخوت باش باز
 در جہان شد لعنتی مرد و دین
 در نہ دائم سکنتش بود ہموں
 بر سر غرور و پیشہ کرد شور
 کے سزا دارست شادی و طہور
 خود پسندی آدمی را ناسزا
 دین و دنیا ہر دو گرد در ایگان
 ہیچ در دمت نیاید غیر بد
 فائدہ محمود را خود را ضرر
 تنگ گیرد حاسد مرد و در
 حاسد اہین خویش را بز خوئل
 حق دل محمود سازد و فرحناک
 در جہان خرم صدوی سالش
 انکہ اند اندر جہان بس خستہ اند
 صاحب خود را بسوزاند ملام
 گرداری ز کمن تو حص و آاز
 اگر کئی شادی شوی تو رستگار

در مذمت غیبت و بدگوئی و عیب جوئی

بر سر خود بار عصبانیتش مبر
 گر بود او بدتر از آنکس چه کا
 میکنی غیبت و سازی قیل و قال
 خوشتر را ساختی یا مال تو
 در پس مردم تو غیبت می کنی
 هر که غیبت میکند او فاسق است
 از هنر تو یاد کن عیشش مجو
 عفو می سازد چو غفار الذنوب
 در پس غیبت چرا تو میدوی
 بر عیوب دیگران کردی نظر
 عیب جویت همچنان دیگر بود
 باش در عیب کسان بت دهن
 عیب کس را تو کن ز نهار فاش
 حق تعالی خوش شود ز آنکس بے
 عیب پوشی کار حیوانی بود
 در تماشای عیب کس هرگز کوش
 کارهای خویش و عیب خود نگر
 عیب پوشی کن تو آزادا کن
 پرده کس را بدست خود مبر

غیبت کس تو کن اے بیخبر
 غیبت مومن کن تو زینهار
 محرمیت میخوری لے بدگال
 غیبتی کردی شدی خوشحال تو
 هر کس را تو مذمت می کنی
 عیب جوئی ناپسند خالق است
 در پس پشت کس تو بدگو
 عیب می پوشد جو ستار ایوب
 تو چرا در عیب مردم میروی
 در گریبان خودت بردی ندمر
 عیب جوئے دیگران تو گر بود
 تیش از دست خودت بر پان
 عیب جوئے دیگران هرگز نباش
 عیب کس را اگر نهان سازد کس
 عیب جوئی کار شیطانی بود
 در کس گر عیب بینی چشم پوش
 از خطائے دیگران کن درگزر
 عیب کس را از زبان افشا کن
 لشکوه دیگر به پیش کس مبر

در حال موت و فنا

گفت مرگ از عالم و صاحب لے
 تنگی ام از زہر باشد بیشتر
 بشکنم دست قوی شیر مرد
 زور مند ان را ز پامی انگنم
 دست جی شویم ز خون ہر کسے
 نیست تدبیرے ز بہرم کار گر
 در جہان افتاد از من شر و شور
 مگر خان را سن بے کردم ہاک
 چہ جوان و طفل و چہ پیر کہن
 دیدہ گریان می شود از کار من
 آجا در ان را نہادم سر سناک
 باب را بر دل نہم داغ پسر
 خانہ ہار امی نہایم بے چراغ
 در دلم ہر و موت بیج نیست
 کیست آن شخصے کہشت من نخورد
 جن و انسان دام و دود و حش و طیور
 جملگان این زیر دستان من اند
 سرکشان را سر بہا اند ختم
 می نہم چون دست خود بر شیخ و ستا

یا د میدار در ما ہر عاقلے
 سیکچد از نیش من خون جگر
 در دل من نیست از کس رنج و درد
 بادشاہان را از جامی انگنم
 خانہ ہا ویران نمودم من بے
 نے دعا و نے دو انجستہ اثر
 ہر کسے را می برم در تنگ گور
 مہوشان را جا دادم و مفاک
 این ہمہ را می کنم در بر کفن
 بر زبان ہر کسے از کار من
 سرکشان را سن فگندم سینہ چاک
 می کنم فرزند را ہسم بے پدر
 می کنم ویران بے آباد باغ
 نے گدا و شاہ را داغم کہ کیست
 جان خود را کس ز دست من نہد
 قدسی و روح و ملک غلمان و جاور
 حاکم آن زیر فرمان من اند
 کار ہر یک را باہیں ساختم
 سینہ سوزان می شود ہم دل کنا

می شود سوزان پدر بهر پسر
 رعب من اذی روح را جانکاه
 شور و شرم هست مشهور جهان
 دو دغیزد از جگر در جان کنی
 بعدن هستند افت با کثیر
 اتخوانت خورد گردد از فشار
 دوستدارم هر که کار خوب کرد
 شهید و شیرم از برے اتقیما
 کافران و مشرکان را آتشم
 از خدا ایم هر سان بوده باش
 عزت حاصل بریزدان بکن
 لے با خورشید روزنازک بدن
 اکثرے بودند گل رن در جهان
 از جهان طفل جوان و سا خورد
 نے خلیل اللہ ماندہ نے ذبیح
 باجرہ نے ماندہ نے سارا بماند
 ماند یوسف نے زلیخا در جهان
 نیست قوم عاد نے قوم ثمود
 نے غمیں کس ماند نے خوشنود ماند
 عالم و فاضل امام و پیشوا -
 نیست بدکارے ماندہ متقی

می شود گریان پسر بهر پدر
 رو برویم شیر ز روباہ هست
 پیچہ اسختم دم نزع روان
 از کغم شورے بدل می افگنی
 ہول قبر و آمد سنکر نکیر
 بر می آید از رہ مینی د مار
 طالب من بوده باشد نیک و
 تلخ کامم از برائے اشقیما
 در جسم نام بکاران را کشم
 غیر او از ہر کسے اسودہ باش
 کار خود از یاد حق آسان بکن
 در تہہ خاک اند پوشیدہ کن
 جائے خود کردند آن در خاکدان
 رخت خود بر بست و در مرقد میرد
 نے کلیم اللہ ماندہ نے مسیح
 نے سکندر ماندہ نے دارا بماند
 ہست از اخلاق و من شان جان
 قوم صالح ماندہ نے از قوم ہود
 اور یانے ماندہ نے داؤد ماند
 رفت از دنیا سولے دار بقا
 رفت از دنیا سعید و ہم شقی

نیست شاه بعلبک بر عیس نیست
 صادق الوعد است اسمعیل نام
 اوست اسمعیل پسر جلیل
 پیش او پس رفتند آنها از جهان
 غزنوی محمود شاه بت شکن
 چه حکیم و پادشاه و چه وزیر
 نه فلاحان هست نه بقراط هست
 آن دماغ پر ز حکمت را قضا
 در جهان آمد و شد اسفندیار
 نیست ضحاک و نه کیکاؤس و جم
 نام شان در نامه باسطور هست
 در جهان بودند خیلے مرگ شان
 نیست بخت النصر نه شادو هست
 بود یک کافر با کو خان لعین
 در جهان فرعون نه فرو هست
 شد قضا را چون بر آنهاست برود
 شد ز سر خالی دماغ پر غرور
 از جهان نابود شد هر کس که بود
 ماه رو بیان از جهان بستند خست
 ناتوان و هم تو انا هر که بود
 این همه رفتند از دنیا و دون

نه عزیز و شیت هم ادیس نیست
 حق بفرمود است ذکرش در کلام
 غیر اسمعیل فرزند خلیل
 شد مقام و سکن شان در جهان
 کرد حاصل مال و زر با صد ممن
 هر یک بگرفت راه ناگذر
 نه ارسطو هست نه سقراط هست
 از سر آنها برون کرد و فنا
 نیست رتم هست نامش یادگار
 پیش بگرفتند شان راه عدم
 کار نیک و زشت شان کور هست
 نیست زانها از کس نام و نشان
 در جهان افسانه بید او هست
 کرد ظلم و جور بر روی زمین
 رخت خود هر یک بوقت خورشید است
 استخوان آن همه بنمود خرد
 مغز شان خوردند کرم و مار و مور
 پنجه سخت قضا انرا بود
 موت زود در گردن آل مشیت
 هر یک پدر و دنیار انمود
 در کف انداختند هر یک سرنگون

از جهان یک روز مار قفس است
 جامه خود را معطر می کنی
 نیستی در کار خود اندیشناک
 این چه بے باکیت ناصر پادشاه
 بین که آنها بتلائے غریب اند
 یاد آراز همنشینان خودت
 خفتگان خاک را تو یاد کن
 روح آنها را کن خوش از دعا
 از برائے خفتگان تو لب بند
 خفتگان خاک را بیدار دان
 گر چه پنهان اند از چشمان تو
 تو نمی بینی و می بیند آن
 زنده آنها را بدان چو خویش
 بر سر گور غریبان کن خرام
 ایچند چون مرگ من بر سر رسد
 رحمتی بر بندہ بیچاره کن
 راز بد دارم کن تو انکشاف
 سینہ ام سوزان شده از تامل
 در جهان بر دم بے رنج و عنا
 از پئے عز و جلال خود کریم
 آب رحمت تو فشان بر خاک من

نے کسے ماندہ نہ مارا ماندن است
 تو کفن یک روز در بر می کنی
 در دل خوشت نداری بیچ باک
 بر سر گور غریبان تو برو
 رحم کن بر شان ترا ہم صحبت اند
 لب کشا از بہر خویشان خودت
 از دعائے خیر شان را شاو کن
 بخشش آنها طلب کن از خدا
 از دعائے شان شوی تو سو مند
 ہوشیار و واقف اسرار دان
 لیک می بیند آن لے نیک خو
 ہمنشین خویش آنها را بدان
 گر چه انہارا نیابنی تو متن
 وہ بروح شان درود و ہم سلام
 دوستان دارند جسم در سجد
 لطف خود بر عاصی آوارہ کن
 من گنہگارم گناہم کن معاف
 میچکد از چشم من خون ناب دل
 بسم من گھدار و بردل و اغنا
 رحم کن بر بندہ خویش کریم
 خوش کن یارب دل غمناک من

در حال محشر

مرغ جان از گرمیش بریان شود
 عقل و هوش هر یک از سر رود
 ز انفعال جرم زهره آب آب
 هر کس از جرم خود لرزان شود
 هر یک در کار خود حیران بود
 جلد مردم از سر آن بگذرند
 در جهنم از سرش طلح رود
 نامه اعمال پران می شود
 پیش آید ریم و آب گرم تر
 الحذر از سوزش نار جهنم
 از عمل پرش مناسب می شود
 خوف در دل از جلال و جاه او
 پیش او آرنده دست و پا
 طوق آتش در گلو من نهند
 زیور آهن بود در پیکر
 اتخوانم نرم و جسم نازنین
 پیش کرده آیه لا تقنطو
 کرده بهرم توی رب حلیل
 هم بران این آیه لا تقنطو

آفتاب مشرچون تابان شود
 بر کس در عهده محشر رود
 مست می گردند ناخوردن شراب
 همچو دیوانه به مشر می دود
 نه پدر فرزند را پرسان بود
 بر جهنم چون صراط می کشند
 همچو باد تیز رو صالح رود
 نصب یک جانب چو میزان شود
 لعطش گوید چو از اهل سقر
 خلق و دل بریان کند ما جهنم
 خالق اکبر محاسب می شود
 هر نبی استاده بر درگاه او
 چون ملائک حسب حکم حق مرا
 نامه اعمال در دستم دهند
 بازنگین بر ایم بر سرم
 آه از زنجیر و طوق آتشین
 از خطایم حق کند چون گفتگو
 عرض سازم رمت اشد دلیل
 شافع من مصطفای نیک نو

کردستم رحمتت اے کردگار
 تو رحیم است و کریم و لایموت
 شد ز رحم و لطف تو گویا مسیح
 نیست مبعود و اگر مبعودتست
 احدی مریسل محمد مصطفی
 ختم شد بر او نبوت لاکلام
 در جهان بوده مرا این اعتقاد
 بر میں طورم نمودی خاتمہ
 ہست امیدم ز تو اے کردگار
 بر سر خود جرم دارم من کثیر
 چشم و گوش و شعردست و پاکن
 از زبان شان شہادت تو گیر
 اولاً نابود بودم کردگار
 بر امید رحمت تو اے کریم
 عذر خواہ روئے سپہ اوڑھ ام
 ز اب رحمت نامہ ام کن شست و شو
 کردہ ام بر رحمت تو ایسکا
 قابل دونخ منم اے کردگار
 لایق جرم و خطا کاری بود
 جوش ساز و رحمت پروردگار
 ناصر مجرم ہیں دارد یقین

ہم خیال الفت ہشت و چہار
 کرد پوش رارہ از لطن حوت
 صفرن در مہد با لفظ فصیح
 نیست مسجود و اگر مسجودتست
 فاطمہ را باب و شاہ انبیا
 بعد او حضرت علی اول امام
 کردم از بیگانگان خیلے جہاد
 رحم کن بر من برائے فاطمہ
 عفو سازی جرمہایم بے شمار
 عذر خواہم تو بشو پوشش پذیر
 خصم من ہستند این اعضاء من
 از سرم بگذر بشو تو دستگیر
 تو مرا تا بود دانستہ گزار
 من بسے کردم گنہ ہائے عظیم
 پیش تو حال تہ آورده ام
 از کرم بنگر سفیدم سازو
 دہ رہائی از جہنم خالق
 تو برحم خویش کن جنت قرار
 لایق تو رحم و غفاری بود
 پیش او آید چو بندہ شرمسار
 جرم ساز و عفو رب العالمین

در حال سفر حج و زیارات مصنف

یک ہزار و سصد و نون چہل و
 کر بار فتم سال پہل و دو
 نام شان سید علی بار ضا
 چون زہجری سال آمد چہل و شت
 فوت حج گشتہ زباب و مامن
 از برایش مال و زر نگذاشتند
 من کر بستم پے حج و گر
 بود یک منزل مرا بغر و ختم
 از فرودشش ہر قدر ز جمع شد
 از ضعیفی دست و پایم مضمل
 آخر استداد کردم از پسر
 و شگیری کن مرا از یک ہزار
 ہم بر اے مادرت نایب کتم
 زانکہ من پیر و ضعیف و ناتوان
 لیک اور و رحم و کرم بر من نکرو
 بس جواب صاف داد اکار کرد
 در رہ حق او ندادہ مشت زر
 ہست گر چہ ماہوارش ہم کثیر
 شد ز عہدہ ہم بے مغرور او

حجتہ الاسلام کردم نیست شک
 ہر کام بود یک سید نکو
 دوستدار اہلبیت مصطفیٰ
 پس خیال حج باب و مام گشت
 مستطیع حج بند آن ہر دو تن
 شاید آن امید از من داشتند
 تا کتم حج را ادا بہر پدر
 پانزدہ صد روپیہ اند و ختم
 از برائے زاد رہ کافی نہ بد
 بیکسی و غم نمودہ مضمل
 کاسے ہمین سرمایہ عمر پدر
 تا برم ہمراہ خود خد متگذار
 بار حج نام خود برا و نہم -
 کے تو انم رفت تنہا نیم جان
 در دل او نیست از من بیچ درد
 این پسر از خود مرا بیزار کرد
 از برائے جد و جدہ ہم پدر
 شد مرا لیکن نہ گاہے و شگیر
 ہست از ہوار خود مسرور او

قصد کردم من تن تنهها روم
 آغوش گشتم روانه از وطن
 روز دوم شد به گاڑی دغان
 چارایشن زپونه رفت بود
 از سرم بگذشت گاڑی شد روان
 خاتم بکس مرا انکاشته
 مردمان را شد ازین حیرت
 آن ضعیف بود چون همراه من
 آدم در بمبئی ز اسجا فراز
 بعد از جده بکه آدم
 از پئے حج پدر کردم قیام
 بعد حج واپس رسیدم دمن
 قبل و بعد حج بکه شد قیام
 حال کند را چسان سازم رقم
 ظلم کرد این سعود و سیاه
 آمنه را گنبد و گوری که بود
 قبه بی بی خدیجه را شکست
 جمله گنبد ها شکست و هم قبور
 از بر از بول پرگشته تمام
 از سناست شد منجس جا پاک
 مولد ختم رسل انداخته

زایره یک شد پئے حج هم هم
 شد سواره هم هم آن نیک ن
 من ختام وقت رفتن زین
 وقت عصر این واقعه گشت نمود
 گشت اساده چو شد شور و فغان
 بے مزار از زیر آن برداشته
 کرد ذکر قدرت حق هر کس
 او پرستارم شده در این سخن
 هم از اسجاتا به جده بر جہاز
 به حج برداشتم ز اسجا قدم
 تا بیبے کردم ز بهر حج مام
 گشت فارغ جان از رنج دغان
 رفتم و دیدم ز ہدم و انہدام
 درد لم طاقت نہ قوت در قلم
 کرد گورستان مکہ را تباہ
 ہدم کرده بازین یک رونمود
 ہم بروئے ز ایرانش در بیت
 اشتران را کرد اوراہ مرد
 من بچشم خود بدیدم آن مقام
 ناکسان را جلد حق سازد ہلاک
 در خرابیش بسے پرداخته

معبود اور آن عدو چند اشته
 اشتران و فرور آنجا بسته اند
 انتظام بدویان تنسند خو
 بر کسے حاجی نہ بردارند دست
 از سعینان و محب آن عدو
 دوست وارش یک را نکذیب کرد
 در مباحث زو بیسے پر د ختم
 از سرش بخشم ربوده عقل دہش
 در شکست قہہ ہا قائل شدہ
 پس زکہ در مدینہ آمد
 در مدینہ آمدہ کردم قیام
 باز او طلبید از روئے کرم
 بعد طوفش رفتم دو دیدم بقیع
 خون دل بگریستہ کردم سلام
 شدتم بر فاطمہ ہم بر حسن
 پشتہ بستہ است بہس چار او
 یک حسن دیگر علی ابن الحسین
 الحذر از واقعات دلشکن
 بعد مردن ہم عدو مانده نہ باز
 پیش نمی رفتند جملہ مردوزن
 حال حکم اوست از روئے خود

گنبد و منزل ہمہ انپاشتہ
 اہل مکہ ہم از ودل خستہ اند
 کرد او خیلے چنان بے گفتگو
 حاجیان مصنون اند از بندوست
 شد بیسے در راہ و دہائی گفتگو
 دروش زمین کار ہا بودہ نہ درد
 لعن حق بر کذب و کاذب ساقم
 او ندیدہ بود آخرا شد شومش
 انچہ من گفتم بر آن فاعل شدہ
 بردر ختم رسولان سر زد م
 بہر طوف روضہ خیر الانا م
 مبغشش حادث و ذلتش از قدم
 خاک کردندش ز افعال شنیع
 گور زہرا دیدہ دار بیع امام
 با مرا قدر سختہ بیت الحزن
 داد انہا را بیسے ازار او
 باقر و جعفر علی را نور عین
 در جہان مانند انہا پر محن
 کرد دست ظلم بر انہا در از
 بر قبور آن دو بیت الحزن
 غیر مردان زن نیاید بر قبور

از برون زنها زیارت میکنند
 جانے دفن است اسمعیل نام
 گنبدش مسدود و در بسته اند
 از مدینه پس سجدہ آدم
 از رہ بیروت رفقہ من بشام
 گوروزندان حرم دیدم بشین
 مسجد کجی بزرگ است و کالان
 بیت مقدس رفقہ وزیر شدم
 روضہ یعقوب و اسحاق و لیل
 انبیار امن بے کردم طواف
 مولد عیسیٰ کہ بیت اللہ است
 آدم از بیت مقدس بس بشام
 آدم از شام پس در کاظمین
 پس بر فتم کر بلا و ہم نجف
 از زیارت ساختم حاصل شرف
 مصطفیٰ شافع و حمید و دستگیر
 از نجف وز کر بلا و در کاظمین
 در مد این رفقہ و در سامره
 باز از آنجا آدم در کاظمین
 هست این در قبلہ گاہ راستان
 بعد رخصت راہتی و رفقہ بقم

آن بعینانش صارت میکنند
 دوست ابن جعفر صادق امام
 از تعدی زایران دل خسته اند
 بہر طواف بیت مقدس دم زوم
 ز ایر زینب شدم کردم قیام
 از سکینہ آن لحد بنت الحسین
 بچنین مسجد بود کم در جہان
 ہم ز آثار خدا ماہر شدم
 دیدہ وزیر شدہ عبد ذلیل
 بو کہ حق سازو گناہانم معاف
 پیش او اوج فلک گشت داشت
 چند روزہ باز آنجا شد قیام
 خاک این در گاہ شد کحل دہین
 مر تظنی گوہر نجف باشد صدف
 گفت ہاتف از جرایم لا تکف
 هست حق غفار و ہم پوزش پذیر
 باز پس گشتم نمودہ شور و شین
 حق رسانیدم ز فیض باہرہ
 برود ہر دو امام مشرقین
 میشود حاجت روا زین آستان
 بعد یک ہفتہ بشد حکم فقہم

رحم حق فرمود از فیض عظیم
 قرب طهران روضه این ربیراست
 در خراسان آمده کردم قیام
 یک طواف روضه موسی رضا
 از خراسان وزره و زواب من
 از جدائی خراسان دل شکست
 آدمم از کویته هندوستان
 هست یک در اگره مدفون شهید
 گو قطب الدین راز ایرشدم
 اولیاد الله هر جائیکه اند
 روضه امیر خواجه دیده ام
 قبله هندوستان این در گهت
 هست گلزار جهان این بارگاه
 اگره لاهور دہلی کہسن
 این ہمہ بگذاشته رفتندشان
 در عجایب خانہ سامان قدیم
 آن تصاویریکہ شاہان نامدار
 با تحیر دیدم و دل ہم حزین
 از محلات و منازل شد مردور
 روضہ ہائے بادشاہان زمان
 فاتحہ خواندم گذشتم از قبور

پن گشتم ز ایر عبد العظیم
 عالم و مقتول نسل جعفر است
 تا با ہے شد مرا انجام مقام
 از ہزاران حج سنت ماورا
 آمدہ در کویٹہ بیتاب من
 انبساطے در برویم سخت بست
 سبزہ زارش داد از جنت نشان
 ثامت است این غریق خون شہید
 از مقام دیگران ماہر شدم
 بر قبورشان برفت این مستمند
 مرقد چشتی بے بوسیدہ ام
 کار ساز بیکان این در گہت
 مرجع پیرو جوان این بارگاہ
 مسکن و محلات شاہان زمین
 بیچ نبود غیر اسما و جہان
 ہست انبار سے ز اسباب عظیم
 در جہان بودند با غر و وقار
 از اثر قلبم بشد فیلی غمین۔
 دیدم و گشتم بر آن کردم عبور
 قابل قدر اند جملہ در جہان
 شد ز اسباب جہان قلبم نفور

پس سو موطن نہادم . وبراہ
 چون سفر کردم بر آسباب مام
 در قیام و بر جہاز و قتی راہ
 کن قبولش ایچند آذو المنن
 دوستان و مہربانم را بہ بخش
 مہربانم نیست کس اندر جہان
 خواہرم یک بود خیلے مہربان
 از زمان بگذشت چندین واس
 ایچدا ہر دوزن و شور ابہ بخش
 خالقادورکس ہیس طورے بدہ
 ہر ہم ماندیکے خدمت گزار
 دارد این عاصی تمنائے برفیع
 التجا دارم ز تو اے بے نیاز
 باچو پروانہ بسوزم من بہ شب
 آہ صدافوس بر پندار خود
 آگہی از حکمت یونانیان
 علم باید با عمل اے نیک راے
 طالب حق بودہ باش اے شی شو
 گر خدا خواہی بشو عزت گزین
 نور رحمانی دلت روشن کند
 و اروسے درود دل نکلین و ہد

طے نمودم این سفر و ہشت ماہ
 شد بفضل حق ہر کارش تمام
 از صعباتش شدہ عالم تباہ
 وہ بہر دو اجر بہر پنجین
 اقربا و محسانم را بہ بخش
 از جہان رفتند جملہ مہربان
 سال پنجہ شد کہ رفت او در جنا
 در دل من ہست تا ایندم طلال
 خواہرم ہم شو ہر اورا بہ بخش
 باز این طورے بن دورکے بدہ
 تا قدم ماند براہت استوار
 مدغم کن اے خدا ارض بقیع
 در دل من عشق خود اذون بساز
 روز بگذارم بیادت در تعب
 نیست فکرے در دلم از یار خود
 کہ نشد ہم صحبت ایمانیان
 خواندہ خیلے نہ دیدی پشت پائے
 تا ترا بخشد خداوند غفور
 ہدم تو می شود جان افرین
 از شر انسان و جن این کند
 قلب مضطر را خدا تکیں دہد

دو اقدار خلسان

رہگرائے چون شدم از کالین
 دوست فری از امیران زمان
 ہست او ہمدرد ہر کس از مصیبت
 تا توان تنہا مرا انگاشتہ
 شب بے اسایش از ہر امیش
 رفت در بازار خود گاہے بن
 ہمیش زوجہ وہم دو دختران
 دختر کو چک بیار دے طعام
 بر زمین افتاد و در تاریک شب
 یک ضعیفہ دیگرے خدمتگذار
 آن ضعیفہ نیک ہمراہش کہ بود
 چون ز طهران را ہی مشہد شدم
 نصف روز و پاس اول شگفت
 طے پیادہ ماہمہ کردیم راہ
 مہربان مہدی حسینم ان زمان
 دست من بگرفت او بالا برو
 شش مے بر سفرہ اش مہان شدم
 تا بہ سہ مہہ ہمراہش در سفر
 شوم قسمت خانہ دیران ساختہ

سمت ایران ہمرہ مہدی حسین
 منصب و جاگیر حق دادہ بان
 دایما بر بیکسان باشد رحم
 او مرا ہم ہمرہ خود داشتہ
 کرد ممنونم چہ ہمدوم خواہمیش
 بر خلاف نم او نکر دہ یک سخن
 نیکت سست نیک طینت خوش زبان
 از برایم در فرسان وقت شام
 او کشیدہ از پییم رنج و تعب
 ہمیش بودند با صد افتخار
 مہربانی با من خیلے نمود
 ماہمہ اسوار یک سوڑ بدیم
 بر فراز کوه سوڑ شد ز دشت
 از فراز کوه شد عالم تباہ
 گرنہ بود رفتہ بودم من ز جان
 از کر مہایش من جیکس مرد
 بس رہین منت و احسان شدم
 یزدش سہ ماہ مانند در حضر
 بر در ہر کس مرا ندانخت

در حال عفو و تقصیر مصنف بفرمان علماء و کرام

شد بجد و جده اش نور نظر
 بود چشم زو شود نامم جلی
 مرد اندر سال فرزند دگر
 از عوارض سونے جنت راه برد
 غیر این دارم نه دختر نه پسر
 خدمت اوست ختم صبح و مسا
 مید ویدم پابرهنه بدو اس
 از عوارض یافته آندم امان
 شد ادا از فضل رب کار ساز
 آبا نند او بے نور سندان حال
 تا و به راحت بدل دل بند خویش
 چو جوان شد او مرا بگذاشته
 نام پاک شان بدینا منجلی
 واقف از جمله احادیث رسول
 جامع اوصاف و هم امر بدان
 عالم کامل فقیه نامدار
 نیک صورت نیکت خوش مقام
 رہنمائے خاص دین جعفری
 مجتهد هم حاکم امر فرع

شد ز صلیم اولین این یک پسر
 کرد باجم نام او احمد علی
 پس ازین پیدا شد دیگر پسر
 دخترے هم چار سال بود و مرد
 نے بر او درم و نئے کس دگر
 ماند و ایم در عوارض مبتلا
 شب بز نزدیک طبیعت شناس
 سال ده از عمر او چون شد عیاش
 تقسیمه خوانی و هم نذر و نیاز
 عمه و جده بے دادند مال
 چشم دارد هر کس از فرزند خویش
 پرورش کردم تعب برداشته
 قبل ام سید محمد با علی
 عالم علم فروع و هم رسول
 افتخار حلایان و زایران
 مستقی و عابد شب زنده دار
 و اعظ بے مثل و فرودی کمال
 پیشوائے شیعیان حیدری
 بود خالص زهد و تقوی و دوع

باب من در طاعتش جان باخته
 شد مرا از تبیت حاصل شرف
 آنچه خواندم یا نوشتم لطفشان است
 از فقه ما هر شدم از فیضشان
 پورشان سید علی بانقی
 کامل علم و نقیبہ ہوشمند
 سے بفرمودہ ہے عفو قصور
 شد مرا ارشاد سید بو الحسن
 مجتہد ہم حاجی وہم زائر اند
 باب شان سید نیاز حسن
 مجتہد حاجی وزیر خوشخصال
 سے بفرمودہ غلامیم قبول۔
 از جہان سیر جنان چون کرد او
 حکم بہر در گذر فرمود شان
 سے مرا فرمود خیلے شرسار
 از برائے خاطر آن خوش سیر
 حال نا فرمانی او زین کتاب
 خواستگارم از خداوند جلیل
 می سپارم مائی خود را بتو
 زان زیادہ تر بسردارم گناہ
 ایخدا تو ہم ہے آل عب

ہم مرا بر پائے شان انداختہ
 بندہ شان گشت ہر کس من حرف
 اصلح کارم ز تبریک زبان است
 حاجی وزیر شدم از فیضشان
 جانشین باب جو آدوقی
 عالمان را صحبتش اند پسند
 آنچه ہامن در ضعیفی کرد پور
 از ہے عفو قصور پور من۔
 افتخار اہل علم و عظ و پند
 بود ہیچو علم خلق شان حسن
 د اعظ یکتا و ذاکر بے مثال
 از تلمذ شد مرا عزت حصول
 باب راشد جانشین این نیکف
 آغوش تمییل بنمودم سبحان
 کرد پورم را از دوزخ رستگار
 در گذر کردم خطا ہائے پسر
 نحو بنمودم بحکم آنجناب
 باش پورم را نگہدار و کفیل
 دست لطف خود کن کو تہ ازو
 از جرایم نامرگشتہ سیاہ
 محو کن از فرد عصیان مرا

در حال استادان و اصحاب سخن

از جد آئیش دل من خون گرفت
 بود او لایق نمیگویم در و رخ
 بود عیش با عمل خلقش حسن
 طبع او میزد به بحر نظم موج
 شد از او اصلاح خیل در سخن
 از و کالت هم مدد بنمود او
 گشت در چشم زمانه بی فروغ
 رهنماست نمودم ربه روی
 کم به استعداد هستم کم سواد
 عالم منطق و معنی و بیان
 آنچه من کردم شنایش آن کم است
 باب او هم داد نظم و نثر داد
 نظم رنگین یافت نثرش رنگ است
 بهتر از خود جانشین بگذاشته
 کرد نظم و نثر را او ربه بری
 در لیاقت با پدر پهلوش گشت
 پس محمد ضامنش اصلاح داد
 میتوان بر چشم خود اثر انهم
 لفظ او هر یک چو اختر یافته

جوش او تمام زد دنیا چون برفت
 پس شده مائل تلمذ از فروغ
 نام و سید امیر با من
 او در یکتا ز شاگردان او ج
 بود در اردو زبان او استاد من
 مهربان هم محسن من بود او
 راهی خلد برین شد چون فروغ
 نظم کردم فارسی این شنوی
 شنویم فخر من کم سواد
 ضامن کنتور مشهور جهان
 دستگای در زبان او را هم است
 سید نیکو نب نی کو نهاد
 نام و سید محمد کاظم است
 از جهان چون رخت خود برداشته
 عویش سید محمد عسکری
 نام این سید محمد ضامن است
 شنوی ناصر جو پیش او نهاد
 که تو انم داد الفاظش دهم
 شنویم زیب و زینت یافته

در حال کمال مصنف بد نصیب

در چه عالم کس نمی بیند مرا
 بیکس دهم و از گون تقدیرم
 در جهان شد نام من پیر کهن
 تیر بائے رنج را بستم بدف
 فرق در میانی و گوشم گران
 پائے من معذور از رفتار شد
 ناتوانی از سرم برد است هوش
 پشت من کوزه شده از بار غم
 از جهان دورم و اقرب گور شد
 ہی شکست افتاد در قصر بدن
 دست بر کارے نمی گردد دراز
 سرگران بردوش و لرزان دست چپا
 چون جوانی رفت آن حالت نماند
 تاب طاقت هم نمانده در تنم
 در تنم جز ناتوانی هیچ نیست
 یکدے را در جهان مهان تنم
 زندگانی نمی کنم بهیچ حساب
 تار شب باریک ره پیشم سفر
 دستگیرم کس شهرام خضر

و اورینا کس نمی پرسد مرا
 سائزده ناتوان و پیرام
 هست چون هشتاد ساله عمر من
 یک تنم از یادگار با سلف
 لاجوردی رنگ جسم ناتوان
 دست من از کار خود بیکار شد
 از ضعیفی خود گران گشته است
 دست و پا در لرزه و گشت غم
 گوش من گشت و چشم گور شد
 یکسر افتاد دندان از دندان
 سرز بالینکه نمی گردد فراز
 پانمی خواهد که بردارم ز جانے
 پیر گشتم در تنم طاقت نماند
 شد دلم پر خون ز رنج و درد غم
 طاقت و زور جوانی هیچ نیست
 چون چراغ صبح دم دم میزنم
 بر سفر آماده و پا در رکاب
 یک شبے مانم ز شب آید گر
 جز عصار آه و صد باره جگر

می شود در سوز و ناله شب بسر
 حال خود با که گویم و انصیب
 از ضعیفی در عوارض مبتلاء
 هست هواری و طیف ام قلیل
 زندگانی من بعسرت می کنم
 پیری و تنهایی و بیچاره گی
 این همه هستند و آن گیر من
 در دل من ارزوهای سیکه بود
 من زمین گیر و فتنه خیز
 در ضعیفی آه تنها از لیکن
 گرچه اوردم بے عجز و نیاز
 کس نه از مرآت قلبم رنگ شست
 در جهان افتاد بی شور و شرف
 دل ز گفتار کسان مجروح شد
 شد دلم از رنج دنیا پاش پاش
 و آن بر حالات حسرت خیز من
 سینہ صد چاک دلم پر غم بود
 بدم کس نیست جز آه و فغان
 آه از سوز دل بیچاره ام
 کس نه ترسد از فغان و آه من
 در جهان محنت کشیدم من بے

خواب در خوابم نمی آید نظر
 من علیل و بے دوا بے طبیب
 تنگ دستی هم بلائی بر بلا
 نیست غیر او مراد یگر کفیل
 عمر خود آفریند محنت می کنم
 سفلی و بی کسی آواره گی
 نیست حامی جز خدا و پیغمبر
 آن همه را چرخ خاکستر نمود
 کس نه بردارد گرفت دست من
 روز و شب از بی کسی بگریستن
 کس نشد بر گفته من پیش باز
 کس نه آرام در رضا من بخت
 در بوم دشمن مراد اند خرف
 چشم من از گریه با مقدور شد
 همچو عالم حالت دشمن مباش
 آه بر چشم دل خون ریز من
 لیک پرسان کس نه از عالم بود
 با که گویم درد دل را از نهان
 آه خونین سینہ صد پاره ام
 کس نشنود صوت داویلا من
 در شکر من نشد لیکن کس

رنجہا دیدم بے در رنج گاہ
 ہچو باران گریہ ہا شام و سحر
 دو د آہ من رسیدہ تا فلک
 ناخوشی ہا دارم و صد بیچ و تاب
 نیستم مردہ مگر مردہ دلم -
 سوختم چون شمع تا وقت سحر -
 کاروانی نیستم در کاروان
 چون در خود بستہ ام بر روی غلغ
 یا ورم گو نیست کس اندر جہان
 نیست روزی گر مرا از مہر کس
 رنجہا بردم بے در باد گرد
 نے خبر گیری ز حال زار من
 نیست یارم کس دارین دار فنا
 ایچہا پر سان من غیر تو کیت
 یہاں گشتم درین محنت سرا
 از جہان پیش تو می آیم نخل
 از جرایم مضطر و حیران ہنم
 چون ترا خواند شقی وہم و سعید
 ہم در انجا یہانت می شوم
 نیز بانی خاطر ہر سان کن
 خاطر مہان نگیں شاد کن

می طیم از سوز دل شام و بگاہ
 ہچو خورتا بان مراد غ جگر
 کرد تیرہ روز ہر جن و ملک
 روز را شب میکنم در اضطراب
 رہ نور دم پا بمردی میز نم
 می شوم خاموش از سوز جگر
 اقرب منزل شدم بار ہر ان
 بوری اوردنگ و شالم ہست دلن
 میرساند روزیم روزی رسان
 ہست رزاقم خدا باقی ہوں
 آتش لطف و محبت گشت مرد
 ہر کسے شد در پی ازار من
 کی شود غم خوار در دار بقا
 ناصر خستہ جگر و لنگ زیت
 می شوم راہی سوئے دار بقا
 رویاہ و شر مار و منفعل
 وز عقوبت خایف و لرزان ہنم
 از دور تو برگرد و نا امید
 جہہ سائے آسانت می شوم
 مجرم تو جرم من پنہان کن
 خانہ خود را تو خود آباد کن

در دعائے مصنیف

در دل بیچاره من غم بدہ
 تو مرا از دوستان خویش کن
 رنجها دیدم در این محنت سرا
 گاہ در میخانہ زستم گہ بدیر
 نامہ اعمال من یکسریاہ
 شرم در عصیان نکردم از کسی
 نے مجال خویشتن کردم نظر
 داکے بر اعمال من بر حال بد
 ہچو روی من بود او ہم سیاہ
 می شود دل آب از قہر و جلال
 می نماید قطرہٴ بحر گناہ
 کی کند در حکم تو چون و چرا
 بر نمی گردد کسی زین بار گناہ
 عذر خواہم معذرت آورده ام
 نمی شود خویش حال شیطان بعیم
 تو مرا شرمندہ پیش او مساز
 عرض می سازد کہ آرب طلیل
 تو مرا از بند عصیان کن رہا
 اے طلیل و آرجیم دے صد

اے خدا در باغ خود را ہم بدہ
 رہگراے بوستان خویش کن
 یار جانی غیر تو نبود مرا -
 جز گنہہ یکدم نکردم کار خیر
 روز افزون حال من گشتہ تباہ
 از گناہانم خجل شیطان بے
 در گر بیان یک دم بردم سر
 جائے من دوزخ بود ز افغان
 نامہ ام باشد پر از جرم و گناہ
 چون بجرم خویش می سازم خیال
 می کنم بر عفو رحمت چون نگاہ
 گرز عدل خود نہ بخشی تو مرا
 از خیال عفو تو کردم گناہ
 روی خود بردر گہت آورده ام
 گر کنی از در مراد اے کریم
 دشمنم را خوش کن اے بے نیاز
 بر درت حاضر شدہ عبد ذلیل
 من ز عصیان شرمسارم ای خدا
 عفو فرما جرم اے بے عدد

هست بهر مومنان عفران تو
 نا امیدم از در خود تو مران -
 می کنم توبه ز عصیان خودت
 در او ایل خفته ام بسیار من
 با چو کاهم کوه عصیان بر سرم
 آمده ام بردت توبه کنان
 گر ز من عصیان نیاید در شمار
 آمده ام پیش تو من شرگین
 مصطفی باشد بدرگاه رفیع
 از برای ذات احد رحم کن
 فاطمه برداشت خیل در دوغم
 بخش عصیان مرا تویی کریم
 باب ۲ مامم را پیام زلی خدا
 خواهرم بوده که زهر نام او
 عفو فرما هر سه را لے کار ساز
 ای خدا آبا و اجدادم به بخش
 جدا فاسد جده و هم خال را
 دوستان و اقربا و خویش را
 تو همه را از سقر ازاو کن
 گر ز بخشی تو با نهالے کریم
 رحم کن بر ناصر زولیده حال

گر شاری زان مرا احسان تو
 بار عصیان من بس وادم گران
 تو رحیمی رحم بر من با بدست
 در او از گذشته ام هشیار من
 لطف بر من کن مران تو از دم
 مهر بانی ایندا بر بندگان
 کس نداند هست تو امر نگار
 بخششم ده بهر ختم المرسلین
 از برای ما گنہگار ان شفیع
 و ذر الے آل امجد رحم کن
 از بر این بخششم ده و از کم
 تو عفو راست در رحیم من شیم
 هر دور از بند عصیان کن رہ
 بخش آن را بهر زهر الے نکو
 هست تو عفار و هم بنده نواز
 کار الے زشت و بیدادم بخش
 بخش عفو و ساز بد اعمال را
 بخش و خوش کن تو من در این را
 مومنان و مومنین را شاو کن
 کی سجال زار شان باشد حمیم
 ای خدا وند جهان و بیثال

در خاتمه ثنوی

فکر پیر نظم کردم یک زمان
چون ز مضمونش بنا صریح شد
نان و حلوا از بهائی بوده است
هست در الفاظ آن هر دو نهان
لعل آنها از زمین آورده اند
لقمه از نان و حلوا خورده ام
گر نویسم هر دور از آب زر
آن کلام نایبان حیدر است
خشک نان بے نمک سر کا کجا
من بے از طرب یابم گفته ام
نے سخن از پار سائی کرده ام
من ندارم طاقت نظم سخن
گر قبول افتد بدر گاه خدا
بخشتم را این ذریعه کافی است
گاه خلاق زمین و آسمان
در من و سلوی گهر نایاب سفت
آن کلاش چون سجا و هر هست
نام نظم هست موزون همینس
روز و شب زین ثنوی لذت گیر

فحص مضمون بر طبیعت شد گرا
خوشه چین ز من عباس شد
من و سلوی اسیدم فرموده است
گو هر وزر همچو گنج شایگان
گو هر کج بر عدل آورده اند
حظ بے از من و سلوی برده ام
لیک قدر او نباشد بیشتر
این سخن بے مغز بے پا و سر است
نان و حلوا دین و سلوی کجا
گو هر مومی برشته سفته ام
یا و گوئی شایر خالی کرده ام
فیض عباس است و فضل دین
این شنای انبیاء و اوصیا
حق به نکتہ بخشند و این دانی است
رحمت کس را نکرده را ایگان
سال تاریخش سجا ر غم بگفت
در ترا زویش کلامم نهر هست
(نهر هم و غم) بود اند و گلین
ناصر - هم از خدا جنت بگیر
۱۳۴۳ ~

قطعه تواریخ ابتدا و اتمام و اختتام شنوی

بکاری که خوانان یاری شنوی
 نمودم بنام خدا ابتدا
 زمانه بے داد گردش مرا
 نه لغزید پایم به فضل خداے
 زنج و زیارت پس از ابتدا
 چو واپس رسیدم نمودم تمام
 چو بلبل درین بوستان دوزم
 ندانم اگر چه مجم زاده ام
 ز آزی نه بازی کنم در زبان
 نه دارم بهندی زبان دستگاه
 که ملک دکن زاد بوم من است
 نمک خوار این سلطنت بوده ام
 بلند است شایم بعدل و کرم
 نخواهم علو مراتب ز نظم
 گهر های ناسفته آن سفته اند
 ز انبار سید منم خوشه چین
 ادیب زمان مفتی و مجتهد
 نبشتم که تا نام ماند بجایے
 بیار استم مدحت انبیا -

مدومی نماید خداے قوی -
 باداد او ختم شد شنوی
 فلک هم نموده زمن کج روی
 باند م بجایے چو حرف روی
 بر فتم بشد گفتنم ملتوی
 مرا این کلام شده منطوی
 نوا سنج گشتم بصوت نوی
 زبان دمی را و هم پہلوی
 که از سلف گشته ام مہدی
 نه از بلگرام نه من لکهنوی
 نه کنتوریم نے منم دہلوی
 بیک گوشہ گشته ام منزوی
 بعلم و سخا از شہ غزنوی
 نہ فردوسیم نے منم گنجوی
 بے سخت باشد بان رہروی
 بان شنوی کرده ام پیروی
 نباشد بکس ز وسوا دوی
 نہ شاعر منم نے منم مولوی
 بود است این نامہ خسروی

انگشتم ازین راه گاهه غوی
 ندارم خیالے ازین دنیوی
 بالفاظ باشد و یا معنوی
 نگون مرنموده دوادوی
 بحق گفت نایاب این منوی
 بگو ششم رسیده صدک نوی
 بافزد چون عشق حق منوی
 بیفزودیم عشق حق منوی
 شدم و ایس ازروضه موسوی
 زیوسف بیارستم منوی
 شده جم زادره اُفردی
 بحق گفت کم یاب این منوی
 ۱۳۵۰

امان دین را سرآمیده ام
 زحق دارم امید عفوگناه
 قلم کش زین گرتویابی خطا
 بفکر کن ابتدایش قلم
 نوید کرم هاتق غیب داد
 بستم چوتاریخ اتمام او
 رسیدی بجای رسیدندگان
 وگرسال تاریخ ناصر بگو
 زدیکر سفر در سن چهل ونه
 پنجه ز حال سفر هم ذبح
 نوشتم ز صبر خلیل حسین
 بتاریخ ختمش ندایم رسید

